بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَاَمَّا الَّذِیْنَ سُعِدُوْا فَفِی الْجَنَّۃِ خٰلِدِیْنَ فِیْہَا

(سورۂ ہود: ۱۰۸)

اور جو لوگ نیک بخت ہیں سو جنت میں ہوں گے اس میں ہمیشہ رہنے والے ہوں گے

وظیفۂ سعدیہ

شاھد

اِذَاضَاقَ صَدْرِیْ عَنْ مَّکَآئِدِ حُسَّدٖ
اَوَارْتَاعَ قَلْبِیْ مِنْ مُّحَاسَبَۃِ الْغَدٖ
اَوَیْتُ اِلٰی غَوْثِیْ وَغَیْثِیْ وَقُدْوَتِیْ
مَلَاذِیْ وَمُنْیَتِیْ اَبِی السَّعْدِ اَحْمَدٖ

مرتبہ

حضرت مولانا مفتی سید عمیم الاحسان نقشبندی مجددی رحمہ اللہ

مع افادات

شیخ المشائخ سیدنا ومُرشدنا

حضرت مولانا خواجہ خان محمد نوّر اللہ مرقدہٗ

سجادہ نشین خانقاہِ سراجیہ کندیاں شریف

آئینہ مضامین

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
تعارف خانقاہِ سراجیہ	3	گناہوں کی معافی وفراخی رزق کے لئے	21
تعارف مؤلف	4	ادائیگی قرض کے لئے	21
برائے دفعِ شیاطین وحوادث دیگر	6	فضائل سورۂ یٰسین، سورۂ واقعہ، سورۂ ملک	21
برائے دفعِ جن وجنون	11	گم شدہ چیز کی بازیابی کے لئے	22
ظالم بادشاہ، ہمہ قسم فتن سے حفاظت کے لئے	15	سونے کے وقت کی دعائیں	22
ناگہانی آفات سے حفاظت کے لئے	16	دیگر وظائف برائے آفات وسحر وغیرہ	23
غم وحزن کی مدافعت کے لئے	17	بیان استخارہ	23
کفایت مہمات کے لئے	17	برائے زیارت رسالت مآب ﷺ	25
حصولِ عنایت نبوی ﷺ کے لئے	17	دعا حزب البحر	26
بے خوابی اور نیند میں ڈرنے کا علاج	18	اذکار ووظائف کی بنیادی باتیں	32
مختلف امراض سے حفاظت کے لئے	18	ذکرِ الٰہی کے فیوض وبرکات	43
دردِ بدن کے لئے	18	طریقہ ذکر اسم ذات	47
دفعِ بخار ودرد کے لئے	19	مراقباتِ مجددیہ	48
زخم اچھا ہونے کے لئے	19	نیت مراقبہ احدیت	50
مریض کی شفا کے لئے	19	مراقبات مشارب	50
درود شریف کے فضائل	19	سلاسل طریقت کا شجرہ اور ختم ہائے مبارکہ	55
کلمہ طیبہ کے فضائل	19	شجرہ شریف	61
فراخی رزق کے لئے	21	منظوم شجرہ شریف	64

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تعارف خانقاہِ سراجیہ

حضرت اقدس مولانا ابو سعد احمد خان رحمۃ اللہ کا آبائی گاؤں بکھڑا (ضلع میانوالی) دریائے سندھ کے سیلابی علاقے میں واقع تھا آپ تکمیلِ سُلوک کے بعد اسی مقام پر مسند نشیں ہوئے۔ ایک بار اس قدر سیلاب آیا کہ پورے موضع کو یہاں سے منتقل ہونا پڑا۔ آپ نے موضع کھولہ میں عارضی سکونت اختیار فرمائی اور پھر اشارۂ غیبی سے موجودہ مقام پر (جو آپ کا آبائی رقبہ ہے) مستقل خانقاہ تعمیر کرنے کا فیصلہ فرمایا جسے اپنے مرشد و مربی حضرت خواجہ حاجی محمد سراج الدین کے نام نامی سے منسوب کیا۔ تعمیر خانقاہ کا آغاز ۱۹۲۰ء میں ہوا اور تکمیل ۱۹۲۲ء میں ہوئی۔ تقریباً ۳۰ سال حضرتِ اعلیٰ دلوں کو نورِ الٰہی سے منور فرماتے رہے۔ ۱۹۴۱ء میں آپ کے انتقال کے بعد حضرت مولانا محمد عبداللہ لدھیانوی جانشین ہوئے اور ۱۵ سال سے زائد عرصہ تک اس خانقاہ کا حق ادا کیا۔ ۱۹۵۶ء میں آپ کا انتقال ہوا تو خواجۂ خواجگان حضرت مولانا خان محمد نے وابستگانِ خانقاہِ سراجیہ کی تربیت کی ذمہ داری سنبھالی اور اس ذمہ داری کا خوب حق ادا کیا۔ حضرت کے توسط سے اس خانقاہ کا فیض پورے عالم میں پھیلا اور نصف صدی سے زائد عرصہ تک ایک جہان نے آپ سے استفادہ کیا۔ ۵ مئی ۲۰۱۰ء میں آپ کے وصال کے بعد آپ کے صاحبزادے اور آپ کے تربیت یافتہ حضرت مولانا خلیل احمد صاحب دامت برکاتہم خانقاہ شریف کے مَسند نشیں ہوئے اور الحمدللہ آپ کی زیرِ نگرانی خانقاہ شریف کی تمام سرگرمیاں پوری متانت کے ساتھ جاری ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس خانقاہ کے فیض کو عام اور تام فرمائے۔ آمین۔

تعارفِ مؤلّف

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی سَیِّدِ الْمَوْجُوْدَاتِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہِ الَّذِیْنَ ھُمْ مَّصَابِیْحُ النُّوْرِ فِی الظُّلُمٰتِ مَادَامَتِ الْاَرْضُ وَالسَّمٰوٰتُ

وظیفۂ سعدیہ کے مرتب مفتی سید محمد عمیم الاحسان رحمۃ اللہ علیہ ساداتِ زیدیہ حسینیہ میں سے تھے۔ آپ کی ولادت ۲۲ محرم الحرام ۱۳۲۹ھ بمطابق ۱۹۱۱ء پچنہ ضلع مونگیر میں ہوئی۔ والدِ ماجد حکیم سید ابوالعظیم عبدالمنان کے کلکتہ منتقل ہونے کے بعد وہیں پروان چڑھے۔ پانچ برس کی عمر میں قرآن حکیم ختم کیا۔ تصوّف واخلاق اور فارسی کی انتہائی کتب اپنے خسر حضرت مولانا سید ابومحمد برکت علی شاہ صاحب (☆) نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھیں اور انہیں سے بیعت وخلافت کا شرف حاصل کیا۔

ان کے وصال کے بعد حضرت اعلیٰ مولانا ابوسعد احمد خان سے وابستہ ہوئے اور سندِ خلافت کے حصول کے بعد یہ رسالہ وظیفۂ سعدیہ آپ کی کنیت کی مناسبت سے تالیف فرمایا۔

(☆) سید برکت علی شاہ نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ حضرت خواجہ محمد عثمان دامانی اور حضرت خواجہ سراج الدین قدس سرہما سے تمام سلاسل طریقت میں مجاز تھے۔ حضرت خواجہ محمد عثمان دامانی رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں ترویج واشاعت طریقہ کے لئے کلکتہ بھیجا تھا۔ آپ کے صاحبزادے سید عبدالسلام شاہ رحمۃ اللہ علیہ حضرت مولانا ابوسعد احمد خان رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت ہوئے اور تکمیلِ سُلوک فرمائی۔ سالہا سال خانقاہ سراجیہ مقیم رہے۔ خلافت سے سرفراز ہونے کے بعد ۱۹۲۲ء سے ۱۹۵۰ء تک ۱۸ سال کلکتہ میں متوسلین کو سلسلہ کے فیوض وبرکات سے سیراب کرتے رہے۔ ۱۱ شوال ۱۲۸۲ھ میں رفیق اعلیٰ سے جا ملے۔

فطرتِ الٰہی نے انہیں بَلا کی ذہانت اور جودتِ طبع عطا کی تھی۔ مدرسہ عالیہ کلکتہ میں تحصیل علم کے دوران ہر امتحان میں امتیازی حیثیت سے کامیاب ہوئے اور طلائی و نقرئی تمغے حاصل کیے۔ مدرسہ عالیہ سے سندِ فراغ حاصل کرنے کے بعد استاذ العلماء مولانا مشتاق احمد کانپوری سے معقولات' ریاضی ہندسہ' علم المواقیت اور ہیئت کی انتہائی کتابیں پڑھیں اور ہند و عرب کے مشاہیر علماء سے اکتساب فیض کیا۔

۱۹۳۴ء میں جامع مسجد ناخدا کلکتہ کے صدر مدرس ہوئے۔ ایک سال بعد یہاں کا دارالافتاء بھی آپ کے سپرد ہوا۔ چنانچہ آپ نے ایک لاکھ سے زائد فتاویٰ لکھے۔ تقریباً چار ہزار سے زائد غیر مسلموں نے آپ کے دستِ حق پرست پر اسلام قبول کیا ۱۹۴۳ء میں مدرسہ عالیہ کے تدریسی فرائض پر مامور ہوئے ۱۹۵۴ء میں زیارتِ حرمین شریفین کے لئے عازمِ حجاز ہوئے۔☆

حجِ بیت اللہ کے بعد جب مُراجعت فرمائے وطن ہوئے تو مولانا ظفر احمد عثمانی رحمۃ اللہ ملازمت سے سبکدوش ہو چکے تھے' چنانچہ مفتی صاحب کو ان کی جگہ پر مدرسہ عالیہ کا پرنسپل مقرر کیا گیا۔ فتاویٰ کے علاوہ عربی فارسی اور اردو میں تقریباً سو سے زیادہ تصنیفات ان کی یادگار ہیں۔ ان کتب و رسائل کے موضوعات تفسیر' حدیث' فقہ اصولِ حدیث' اسماء الرجال علمِ کلام اور تصوف ہیں۔

فَجَزَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنَّا وَعَنِ الْمُسْلِمِيْنَ خَيْرَ الْجَزَاءِ

☆ وظیفہ سعدیہ کی اس اشاعت سے تین چار سال پہلے حضرتِ اقدس سیدنا و مرشدنا' خواجہ خان محمد دامت برکاتہم سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ سے بھی آپ کی ملاقات دورانِ حج سرزمینِ حجاز میں ہوئی تھی۔

برائے دفعِ شیاطین وحوادثِ دیگر

حضرت شاہ احمد سعید صاحب مدنی قُدِّسَ سِرُّہٗ فرماتے ہیں کہ: جو شخص ایک بار صبح کی نماز کے بعد اور ایک بار مغرب کی نماز کے بعد یہ تینتیس ۳۳ آیات پڑھے گا وہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت و امان میں رہے گا۔ بحکمِ الٰہی اس پر زہر اور بد دعا کا اثر نہیں ہوگا۔ شیاطین اور دشمنوں کے شر سے محفوظ و مامون رہے گا۔ (مناقب شریف)

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ: یہ تینتیس ۳۳ آیات مع سورۂ فاتحہ و چار قل ردِ سحر میں بے حد نفع بخش ہیں۔ شیاطین، چوروں اور درندوں سے پناہ ہو جاتی ہے۔ (القول الجمیل) دفعِ امراض و سحر کے لئے پانی پر دم کر کے پئیں۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝١ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝٢ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝٣

اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝٤ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝٥ صِرَاطَ

الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝٧

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

الٓمّٓ ۝١ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۚ فِيْهِ ۚ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝٢ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ

وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝٣ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ

وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝٤ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۖ

وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۵ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ

سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِيْ

يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ

وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ۲۵۵

لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ ۚ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ

بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ۚ

لَا انْفِصَامَ لَهَا ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۲۵۶ اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰٓـُٔهُمُ

الطَّاغُوْتُ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ

هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۲۵۷ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَاِنْ

تُبْدُوْا مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ؕ فَيَغْفِرُ لِمَنْ

يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۲۸۴ اٰمَنَ

الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ

وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۟ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۟

وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَ اِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ﴿۲۸۵﴾
لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ؕ
رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَاۤ اِنْ نَّسِيْنَاۤ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَ لَا تَحْمِلْ عَلَيْنَاۤ
اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا
مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ٞ وَاغْفِرْ لَنَا ٞ وَارْحَمْنَا ٞ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا
عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۸۶﴾ اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ
فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۫ يُغْشِى الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ
حَثِيْثًا ۙ وَّالشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ وَ النُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمْرِهٖ ؕ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ
وَالْاَمْرُ ؕ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۵۴﴾ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْيَةً ؕ
اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ﴿۵۵﴾ وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا
وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّ طَمَعًا ؕ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۵۶﴾
قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ؕ اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ
الْحُسْنٰى ۚ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ
ذٰلِكَ سَبِيْلًا ﴿۱۱۰﴾ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ
شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا ﴿۱۱۱﴾ ع

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ۙ﴿۱﴾ فَالزّٰجِرٰتِ زَجۡرًا ۙ﴿۲﴾ فَالتّٰلِيٰتِ ذِكۡرًا ۙ﴿۳﴾ اِنَّ اِلٰهَكُمۡ لَوَاحِدٌ ؕ﴿۴﴾
رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَمَا بَيۡنَهُمَا وَرَبُّ الۡمَشَارِقِ ؕ﴿۵﴾ اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَآءَ
الدُّنۡيَا بِزِيۡنَةِ ۨالۡكَوَاكِبِ ۙ﴿۶﴾ وَحِفۡظًا مِّنۡ كُلِّ شَيۡطٰنٍ مَّارِدٍ ۚ﴿۷﴾ لَا يَسَّمَّعُوۡنَ
اِلَى الۡمَلَاِ الۡاَعۡلٰى وَيُقۡذَفُوۡنَ مِنۡ كُلِّ جَانِبٍ ۖ﴿۸﴾ دُحُوۡرًا وَّلَهُمۡ عَذَابٌ
وَّاصِبٌ ۙ﴿۹﴾ اِلَّا مَنۡ خَطِفَ الۡخَطۡفَةَ فَاَتۡبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ﴿۱۰﴾ فَاسۡتَفۡتِهِمۡ
اَهُمۡ اَشَدُّ خَلۡقًا اَمۡ مَّنۡ خَلَقۡنَا ؕ اِنَّا خَلَقۡنٰهُمۡ مِّنۡ طِيۡنٍ لَّازِبٍ ﴿۱۱﴾
يٰمَعۡشَرَ الۡجِنِّ وَالۡاِنۡسِ اِنِ اسۡتَطَعۡتُمۡ اَنۡ تَنۡفُذُوۡا مِنۡ اَقۡطَارِ السَّمٰوٰتِ
وَالۡاَرۡضِ فَانۡفُذُوۡا ؕ لَا تَنۡفُذُوۡنَ اِلَّا بِسُلۡطٰنٍ ۚ﴿۳۳﴾ فَبِاَىِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۴﴾
يُرۡسَلُ عَلَيۡكُمَا شُوَاظٌ مِّنۡ نَّارٍ ۙ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنۡتَصِرٰنِ ۚ﴿۳۵﴾ لَوۡ اَنۡزَلۡنَا
هٰذَا الۡقُرۡاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيۡتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنۡ خَشۡيَةِ اللّٰهِ ؕ
وَتِلۡكَ الۡاَمۡثَالُ نَضۡرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمۡ يَتَفَكَّرُوۡنَ ﴿۲۱﴾ هُوَ اللّٰهُ الَّذِىۡ
لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الۡغَيۡبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحۡمٰنُ الرَّحِيۡمُ ﴿۲۲﴾
هُوَ اللّٰهُ الَّذِىۡ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلۡمَلِكُ الۡقُدُّوۡسُ السَّلٰمُ الۡمُؤۡمِنُ
الۡمُهَيۡمِنُ الۡعَزِيۡزُ الۡجَبَّارُ الۡمُتَكَبِّرُ ؕ سُبۡحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشۡرِكُوۡنَ ﴿۲۳﴾ هُوَ اللّٰهُ

الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْأَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ؕ يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ

وَالْأَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٢٤﴾ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا

عَجَبًا ﴿١﴾ يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهٖ ؕ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَا أَحَدًا ﴿٢﴾

وَّأَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا ﴿٣﴾ وَّأَنَّهٗ كَانَ

يَقُولُ سَفِيهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا ﴿٤﴾ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ يٰٓأَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ﴿١﴾ لَآ أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ﴿٢﴾ وَلَآ أَنْتُمْ

عٰبِدُوْنَ مَآ أَعْبُدُ ﴿٣﴾ وَلَآ أَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ﴿٤﴾ وَلَآ أَنْتُمْ

عٰبِدُوْنَ مَآ أَعْبُدُ ﴿٥﴾ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ﴿٦﴾

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ ﴿١﴾ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ﴿٢﴾ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ﴿٣﴾

وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا أَحَدٌ ﴿٤﴾

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ﴿١﴾ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ﴿٢﴾ وَمِنْ شَرِّ

غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ ﴿٣﴾ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ﴿٤﴾ وَ

مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝٥

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝١ مَلِكِ النَّاسِ ۝٢ اِلٰهِ النَّاسِ ۝٣

مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۵ الْخَنَّاسِ ۝٤ الَّذِىْ يُوَسْوِسُ فِىْ

صُدُوْرِ النَّاسِ ۝٥ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝٦

برا دفعِ جنّ وجنون

اگرکسی پر جن وآسیب کا اثر ہو یا دماغ خراب ہوگیا ہوتو اس کو سامنے بٹھا کر اس پر یہ آیتیں پڑھ کر دم کریں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ مریضِ آسیب وجن تندرست ہوجائے گا۔ (سُننِ ابنِ ماجہ، مُسندِ احمد)

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝١ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝٢ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝٣

اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝٤ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝٥ صِرَاطَ

الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۝٦ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝٧

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓمّٓ ۝١ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝٢ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ

وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝٣ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ

وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝٤ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۗ
وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝٥ وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ
الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝١٦٣ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ
سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِىْ
يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ
وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَىْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِىُّ الْعَظِيْمُ ۝٢٥٥
لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ وَاِنْ
تُبْدُوْا مَا فِىْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ؕ فَيَغْفِرُ لِمَنْ
يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ۝٢٨٤ اٰمَنَ
الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ
وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۗ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۗ
وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝٢٨٥
لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ؕ
رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ

إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُۥ عَلَى ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا

مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِۦ ۖ وَٱعْفُ عَنَّا وَٱغْفِرْ لَنَا وَٱرْحَمْنَآ ۚ أَنتَ مَوْلَىٰنَا فَٱنصُرْنَا

عَلَى ٱلْقَوْمِ ٱلْكَٰفِرِينَ ﴿٢٨٦﴾ شَهِدَ ٱللَّهُ أَنَّهُۥ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ وَٱلْمَلَٰٓئِكَةُ

وَأُولُوا۟ ٱلْعِلْمِ قَآئِمًۢا بِٱلْقِسْطِ ۚ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ ﴿١٨﴾

إِنَّ رَبَّكُمُ ٱللَّهُ ٱلَّذِى خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ فِى سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ

ٱسْتَوَىٰ عَلَى ٱلْعَرْشِ يُغْشِى ٱلَّيْلَ ٱلنَّهَارَ يَطْلُبُهُۥ حَثِيثًا وَٱلشَّمْسَ

وَٱلْقَمَرَ وَٱلنُّجُومَ مُسَخَّرَٰتٍۭ بِأَمْرِهِۦٓ ۗ أَلَا لَهُ ٱلْخَلْقُ وَٱلْأَمْرُ ۗ تَبَارَكَ ٱللَّهُ

رَبُّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿٥٤﴾ أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنَٰكُمْ عَبَثًا وَأَنَّكُمْ إِلَيْنَا لَا

تُرْجَعُونَ ﴿١١٥﴾ فَتَعَٰلَى ٱللَّهُ ٱلْمَلِكُ ٱلْحَقُّ ۖ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ ٱلْعَرْشِ

ٱلْكَرِيمِ ﴿١١٦﴾ وَمَن يَدْعُ مَعَ ٱللَّهِ إِلَٰهًا ءَاخَرَ لَا بُرْهَٰنَ لَهُۥ بِهِۦ فَإِنَّمَا حِسَابُهُۥ

عِندَ رَبِّهِۦٓ ۚ إِنَّهُۥ لَا يُفْلِحُ ٱلْكَٰفِرُونَ ﴿١١٧﴾ وَقُل رَّبِّ ٱغْفِرْ وَٱرْحَمْ وَأَنتَ

خَيْرُ ٱلرَّٰحِمِينَ ﴿١١٨﴾ وَأَنَّهُۥ تَعَٰلَىٰ جَدُّ رَبِّنَا مَا ٱتَّخَذَ صَٰحِبَةً وَلَا وَلَدًا ﴿٣﴾

بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

وَٱلصَّٰٓفَّٰتِ صَفًّا ﴿١﴾ فَٱلزَّٰجِرَٰتِ زَجْرًا ﴿٢﴾ فَٱلتَّٰلِيَٰتِ ذِكْرًا ﴿٣﴾ إِنَّ إِلَٰهَكُمْ لَوَٰحِدٌ ﴿٤﴾

رَّبُّ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ ٱلْمَشَٰرِقِ ﴿٥﴾ إِنَّا زَيَّنَّا ٱلسَّمَآءَ

الدُّنْيَا بِزِينَةٍ الْكَوَاكِبِ ۙ﴿٦﴾ وَحِفْظًا مِّن كُلِّ شَيْطَانٍ مَّارِدٍ ﴿٧﴾ لَا يَسَّمَّعُونَ
إِلَى الْمَلَإِ الْأَعْلَىٰ وَيُقْذَفُونَ مِن كُلِّ جَانِبٍ ﴿٨﴾ دُحُورًا ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ
وَاصِبٌ ﴿٩﴾ إِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَأَتْبَعَهُ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ﴿١٠﴾ فَاسْتَفْتِهِمْ
أَهُمْ أَشَدُّ خَلْقًا أَم مَّنْ خَلَقْنَا ۚ إِنَّا خَلَقْنَاهُم مِّن طِينٍ لَّازِبٍ ﴿١١﴾
هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۖ هُوَ الرَّحْمَٰنُ
الرَّحِيمُ ﴿٢٢﴾ هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ
الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ۚ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿٢٣﴾
هُوَ اللَّهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ ۖ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ ۚ يُسَبِّحُ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ
وَالْأَرْضِ ۖ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٢٤﴾ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ
قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ﴿١﴾ اللَّهُ الصَّمَدُ ﴿٢﴾ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ ﴿٣﴾
وَلَمْ يَكُن لَّهُ كُفُوًا أَحَدٌ ﴿٤﴾
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ
قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ﴿١﴾ مِن شَرِّ مَا خَلَقَ ﴿٢﴾ وَمِن شَرِّ
غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ ﴿٣﴾ وَمِن شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ ﴿٤﴾ وَ
مِن شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ ﴿٥﴾

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ﴿۱﴾ مَلِكِ النَّاسِ ﴿۲﴾ اِلٰهِ النَّاسِ ﴿۳﴾
مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ الْخَنَّاسِ ﴿۴﴾ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ
صُدُوْرِ النَّاسِ ﴿۵﴾ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ﴿۶﴾

ظالم بادشاہ، سرکش دشمن اور ہر قسم کے فتنے سے حفاظت کے لئے

مندرجہ ذیل دعا صبح وشام ایک ایک مرتبہ پڑھ لینے سے ظالم بادشاہ، سرکش دشمن اور ہر قسم کے فتنے سے اللہ تعالیٰ حفاظت فرماتا ہے:۔

بِسْمِ اللّٰہِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ، مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ، لَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ، بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی دِیْنِیْ وَنَفْسِیْ، بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی اَھْلِیْ وَمَالِیْ، بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ اَعْطَانِیْهِ رَبِّیْ، بِسْمِ اللّٰہِ خَیْرُ الْاَسْمَآءِ، بِسْمِ اللّٰہِ رَبِّ الْاَرْضِ وَالسَّمَآءِ، بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ دَاءٌ، بِسْمِ اللّٰہِ افْتَتَحْتُ وَعَلَی اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ، لَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ، لَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ، لَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ، وَاللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ، تَبٰرَكَ اللّٰہُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ

الْعَظِيْمِ وَرَبُّ الْاَرْضِيْنَ وَمَابَيْنَهُمَا وَالْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ، عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَآءُ كَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ، اِجْعَلْنِیْ فِیْ جِوَارِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ ذِیْ شَرٍّ وَّمِنْ شَرِّ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ، اِنَّ وَلِیَّ اللّٰهُ الَّذِیْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ ۖ وَ هُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۹۶﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰهُ ۖ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَ هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴿۱۲۹﴾ (کنزالعمال)

ناگہانی آفات اور حادثات سے حفاظت کے لئے

درج ذیل دعا جو شخص صبح کو پڑھ لے تو شام تک اور اگر شام کو پڑھ لے تو صبح تک اس کو کوئی مصیبت نہ پہنچے گی :-

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ، مَاشَآءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَالَمْ يَشَاْلَمْ يَكُنْ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِيْمِ، اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ۙ وَّ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا ﴿۱۲﴾، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَآبَّةٍ اَنْتَ اٰخِذٌ ۢ بِنَاصِيَتِهَا ؕ اِنَّ رَبِّیْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ○ (عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی)

غم وحزن کی مدافعت کے لئے

اگر کسی کو فکر و رنج و حزن لاحق ہو وہ یہ دعا پڑھے۔ اللہ تعالیٰ اس کے فکر کو دفع کرے گا اور خوشی و فرحت عنایت فرمائے گا:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ عَبْدُكَ، وَابْنُ عَبْدِكَ، وَابْنُ اَمَتِكَ، نَاصِیَتِیْ بِیَدِكَ، مَاضٍ فِیَّ حُكْمُكَ، عَدْلٌ فِیَّ قَضَآءُكَ، اَسْاَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ سَمَّیْتَ بِهٖ نَفْسَكَ، اَوْ اَنْزَلْتَهٗ فِیْ كِتَابِكَ، اَوْ عَلَّمْتَهٗ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ، اَوِاسْتَاْثَرْتَ بِهٖ فِیْ عِلْمِ الْغَیْبِ عِنْدَكَ، اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ الْعَظِیْمَ رَبِیْعَ قَلْبِیْ، وَنُوْرَ بَصَرِیْ، وَجَلَآءَ حُزْنِیْ وَذَهَابَ هَمِّیْ۔ (مسند احمد)

کفایتِ مہمّات کے لئے

حَسْبِیَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَ هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ﴿۱۲۹﴾

جو شخص ہر روز صبح اور شام سات سات بار پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے تمام کاموں کے لئے کافی ہو جائیں گے۔ (ابو داؤد، ابن السنی)

حصولِ عنایتِ نبوی ﷺ کے لئے

درج ذیل آیات ہر نماز کے بعد ایک بار پڑھے، سلامتی و عنایتِ نبوی ﷺ شاملِ حال رہے گی۔ پڑھنے والا اس دن زندہ رہے گا، مقتول ہوگا نہ مضروب ہوگا:-

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٢٨﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴿١٢٩﴾ (منقول از حضرت قبلہ رحمۃ اللہ)

(حرز سفوسی)

بے خوابی اور نیند میں ڈرنے کا علاج

اگر نیند نہ آنے کی شکایت ہو یا سوتے میں ڈر جائے تو سوتے یا ڈرتے وقت یہ دعا پڑھے:۔

اَعُوْذُ بِكَلِمٰتِ اللّٰهِ التَّآمَّةِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنِ ۞ (الترغیب)

مختلف امراض سے حفاظت کے لئے

صبح کی نماز کے بعد تین بار پڑھے: سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ جذام، جُنون، اندھے پن اور فالج سے محفوظ رہے گا۔

(ابن السنی)

دردِ بدن کے لئے

اگر بدن میں کہیں درد ہو تو درد کی جگہ داہنا ہاتھ رکھ کر بِسْمِ اللّٰهِ تین مرتبہ اور

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَآ اَجِدُ وَاُحَاذِرُ سات مرتبہ پڑھیں۔
(صحیح مسلم)

دفعِ بخار ودرد کے لئے

بخار اور درد کے لئے یہ دعا پڑھے: بِسْمِ اللّٰهِ الْكَبِيْرِ، نَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ، مِنْ شَرِّ عِرْقٍ نَّعَّارٍ وَّمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ۔ (ابن السنی)

زخم اچھا ہونے کے لئے

اگر کہیں زخم ہو تو شہادت کی انگلی پر اپنا تھوک لگائیں پھر مٹی پر رکھ کر زخم کی جگہ رکھیں اور یہ دعا پڑھیں:۔ بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا لِيُشْفٰى سَقِيْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا (صحیح مسلم)

مریض کی شِفاء کے لئے دُعا

مریض پر سات مرتبہ یہ دعا پڑھیں۔ اگر موت مقدر نہ ہو تو اللہ تعالیٰ ضرور شِفاء دے گا:- اَسْاَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَنْ يَّشْفِيَكَ O (ابوداؤد، ترمذی)

درود شریف کے فضائل

(۱) درودِ شِفاء: یاسَلَامُ سو (۱۰۰) بار، یاشَافِی سو (۱۰۰) بار، یاحَیُّ سو (۱۰۰) بار پڑھ کر یہ درود جو شخص تین بار پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کو بیماریوں سے محفوظ رکھے گا۔ بحالتِ مرض

تین سو تیرہ (۳۱۳) بار یومیہ اگر پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس بیماری سے شفا دے گا۔

درودِ شفاء یہ ہے :۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ طِبِّ الْقُلُوْبِ وَدَوَآئِهَا وَعَافِیَةِ الْاَبْدَانِ وَشِفَآئِهَا وَنُوْرِ الْاَبْصَارِ وَضِیَآئِهَا وَ کَشْفِ الْاَحْزَانِ وَجَلَآئِهَا وَعَلٰٓی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ ○

(۲) جو شخص نمازِ فجر پڑھ کر کسی سے بات کرنے سے پہلے سو بار درود شریف پڑھے اللہ تعالیٰ اس کی تیس حاجتیں دنیوی اور ستر حاجتیں اُخروی یعنی سو حاجتیں پوری فرمائے گا۔ مغرب کی نماز کے بعد بھی پڑھنے کا یہی فائدہ ہے: (القول البدیع)

(۳) یہ درود شریف یومیہ ہزار بار پڑھنا امورِ دنیا و آخرت میں برکت اور فراخیٔ معاش و ترقیٔ رزق کے لئے نہایت مفید و مجرّب ہے :۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَفْضَلَ صَلَوٰتِكَ بِعَدَدِ مَعْلُوْمَاتِكَ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ○ (فوائد عثمانی شریف)

کلمۂ طیبہ کے فضائل

(۱) جو شخص روزانہ ہزار بار وضو کی حالت میں لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ پڑھے گا اس پر اسبابِ رزق آسان ہوں گے۔ (کشکولِ کلیمی)

(۲) حدیث میں ہے کہ سب سے بہتر ذکر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ہے۔ (ترمذی)

فراخیٔ رزق کے لئے

جو شخص روزانہ سو (۱۰۰) بار صبح کو یہ کلمات پڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کی روزی میں برکت اور فراخی عنایت فرمائے گا: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ۔ (بیاضِ محمدی)

گناہوں کی معافی و فراخیٔ رزق کے لئے

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ یہ وظیفہ جو شخص بوقتِ سَحر ایک سو ایک (۱۰۱) بار پڑھے گا۔ تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو معاف فرمائے گا اور روزی میں برکت اور فراخی بخشے گا۔ (وظیفۃ المساکین از حضرت قبلہ رحمۃ اللہ علیہ)

ادائیگیٔ قرض کے لئے

اگر کوئی قرض دار ہر نماز کے بعد پچیس (۲۵) بار اور عشاء کے بعد ایک سو پچیس (۱۲۵) بار یہ دعا پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے اس کا قرض ادا ہو جائے گا:۔

اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ۔ (مسند احمد، ترمذی)

فضائلِ سورۂ یٰسٓ، سورۂ واقعہ، سورۂ مُلک

جو شخص سورۂ یٰسٓ صبح کو پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کی تمام حاجتیں پوری فرمائے گا، شام کو پڑھے گا تو اس کی بخشش ہو جائے گی (مسندِ دارمی)

جو شخص سورۂ واقعہ بعد مغرب پڑھے گا تو کبھی فاقہ میں مبتلا نہ ہوگا۔ (جمع الفوائد)

سورۂ مُلک روزانہ رات کو پڑھنے سے عذابِ قبر سے نجات ہوگی۔ (ترمذی)

گم شدہ چیز کی بازیابی کے لئے

اگر کسی کی کوئی چیز گم ہوجائے‘ وہ یَا حَفِیْظُ ایک سوانیس (۱۱۹) بار پڑھ کر یہ آیت ایک سوانیس (۱۱۹) بار پڑھے‘ اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے وہ چیز اسے مل جائے گی :۔

یٰبُنَیَّ اِنَّهَآ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِیْ صَخْرَةٍ اَوْ فِی السَّمٰوٰتِ اَوْ فِی الْاَرْضِ یَاْتِ بِهَا اللّٰهُ ؕ (القول الجمیل)

سونے کے وقت کی دعائیں

بہتر ہے وضو یا تیمم کرکے بستر پر لیٹیں۔ اس کے بعد اگر وضو ٹوٹ جائے تو مضائقہ نہیں۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ تینتیس (۳۳) بار، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ تینتیس (۳۳) بار‘ اَللّٰہُ اَکْبَرُ چونتیس (۳۴) بار پڑھیں۔ اُخروی ثواب کے علاوہ دنیاوی فائدہ یہ ہے کہ دن بھر کے کام کی تھکن محسوس نہ ہوگی۔ سورۂ اخلاص‘ سورۂ فلق‘ سورۂ ناس پڑھ کر ہاتھ پر دم کریں اور سارے بدن پر پھیریں اور تین بار آیۃ الکرسی پڑھیں (بخاری) رات کو ہر قسم کے شر‘ بلا اور آفت سے حفاظت رہے گی۔ پھر یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِیْۤ اِلَیْكَ ؕ وَوَجَّهْتُ وَجْهِیْۤ اِلَیْكَ ؕ وَفَوَّضْتُ اَمْرِیْۤ اِلَیْكَ ؕ وَاَلْجَاْتُ ظَهْرِیْۤ اِلَیْكَ رَغْبَةً وَّرَهْبَةً اِلَیْكَ ؕ لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَی مِنْكَ اِلَّاۤ اِلَیْكَ ؕ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ

الَّذِیٓ اَنْزَلْتَ وَنَبِیِّکَ الَّذِیٓ اَرْسَلْتَ پھر داہنی کروٹ سو جائیں۔
رات کے کسی حصے میں یا صبح اُٹھ کر یہ دعا پڑھیں: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیٓ اَحْیَانَا بَعْدَمَآ اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ ط اللہ تعالیٰ ظاہری و باطنی ترقی و وسعت عنایت فرمائے گا۔ (صحیح بخاری) وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ط

(مفتی سید محمد عمیم الاحسان مجددی برکتی سعدی غفراللہ لہ)

دیگر وظائف برائے آفات و سحر وغیرہ

درود شریف تین (۳) بار' سورۂ فاتحہ مع بسم اللہ سات (۷) بار' آیۃ الکرسی سات (۷) بار' چاروں قل سات سات (۷) بار' پڑھ کر اپنے اوپر اور دوسرے مریضوں پر دم کردیں۔ ان شاء اللہ ہر قسم کی آفات و امراض سے نجات نصیب ہوگی۔ رہائش گاہ اور دوسرے احاطوں پر بھی پڑھ کر دم کردیں' بفضلہٖ تعالیٰ جملہ مصائب و آلام اور ہر طرح کے فتنہ اور شر سے محفوظ و مصؤن رہیں گے۔

بیانِ اِستخارہ

استخارہ مسنون ہے اور اس کا مفہوم اللہ تعالیٰ سے خیر طلب کرنا ہے جامع ترمذی میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسالتِ مآب ﷺ ہمیں تمام اُمور میں استخارہ کی تعلیم دیتے تھے اور قرآنِ حکیم کی سورتوں کی طرح اسے سکھایا کرتے تھے۔ آسان اور اعلیٰ طریقۂ استخارہ وہی ہے جو حضور ﷺ سے ہم تک پہنچا

ہے۔ اکابرِ اُمت سے دیگر طریقہ ہائے استخارہ بھی منقول ہیں جو مُجرّب ہیں۔ دینی و دنیوی معاملات کے آغاز کے وقت جہاں کہیں کوئی واضح صورت متعیّن نہ ہو اور تردّد لاحق ہو جائے تو اس وقت استخارہ لازمی ہے۔ استخارہ کرنے والا کبھی مایوس اور پریشان نہیں ہوتا۔ ظاہر ہے جب اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو اس کے ظاہری و باطنی امور میں مشورہ کرنے کا حکم دے تو اس سے اِعراض کرنے والا یقیناً گنہگار اور بدبخت ہوگا۔

دو رکعت نفل ادا کرنے کے بعد اس دعا کو پڑھنا چاہئے' ان شاء اللہ معاملے کی مثبت یا منفی صورت واضح ہو جائے گی۔ اگر استخارہ کرنے والا خواب میں سبز و سفید رنگ' جاری پانی یا اس قسم کی کوئی پاکیزہ و لطیف چیز دیکھے تو معاملے کو خیر و برکت پر محمول کرے اور اسے اختیار کر لے اور اگر سیاہی' آگ یا دھواں دیکھے تو اس سے باز رہے۔ دعاءِ استخارہ تین دن یا سات دن مسلسل پڑھنے سے حقیقتِ حال واضح ہو جاتی ہے۔ جب کوئی صورتِ حال خواب میں واضح نظر نہ آئے مگر دل میں ایک قوی جذبہ اور غالب رجحان کام کے اختیار کرنے کے بارے میں محسوس ہوتا ہو تو پھر بھی اُسے اختیار کر لینا موجبِ خیر و برکت ہوگا اور اگر ایسا نہ ہو تو پھر اس سے اجتناب (یعنی اختیار نہ کرنا) بہتر ہے۔

دعاءِ استخارہ میں هٰذَا الْاَمر دو مرتبہ وارد ہوا ہے استخارہ کرنے والا دونوں جگہ اپنے مقصد کا تصور کرے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَآ اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَآ اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ ط اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ

اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ اَوْ قَالَ عَاجِلِ اَمْرِيْ وَاٰجِلِهٖ فَاقْدِرْهُ لِيْ وَيَسِّرْهُ لِيْ ثُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ اَوْ قَالَ عَاجِلِ اَمْرِيْ وَاٰجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ وَاقْدِرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِيْ بِهٖ۔

(بخاری شریف)

برائے زیارت جنابِ رسالت مآب ﷺ

۱۔ جو شخص جمعرات کو دو رکعت نفل اس طرح ادا کرے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد گیارہ (۱۱) بار آیۃ الکرسی اور گیارہ (۱۱) بار سورۂ اخلاص پڑھے پھر نماز کے بعد یہ درود شریف سو مرتبہ پڑھے: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَاٰلِهٖ وَسَلِّمْ۔ وہ خواب میں حضورِ اکرم ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوگا۔ اگر پہلی بار شرف یاب نہ ہو تو تین جمعوں تک یہ عمل مسلسل کرنے سے ان شاء اللہ اسے حضور ﷺ کی زیارت نصیب ہو جائے گی۔

۲۔ جو شخص جمعرات کو دو رکعت نفل اس طرح ادا کرے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد پچیس (۲۵) مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے اور سلام پھیرنے کے بعد یہ درود شریف ایک ہزار مرتبہ پڑھے صَلَّی اللّٰهُ عَلَی النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وہ ان شاء اللہ خواب میں جنابِ سرورِ کونین ﷺ کے دیدار سے مشرف ہوگا۔

(جذب القلوب الی دیار المحبوب، مؤلفہ شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نسخۂ صحیحہ

بمطابق اجازت

خلیفۂ قیومِ زماں سیدنا ومرشدنا حضرت مولانا محمد عبد اللہ لُدھیانوی

المعروف حضرتِ ثانی رحمۃ اللہ علیہ

دُعاءِ حزبُ البحرِ

بارِشادِ مُقدّس:

شاہِ نقشبند شیخُ المشائخ

سَیّدِی ومُرشدی حضرت مولانا خواجہ خان محمد نوّر اللہ مرقدہٗ

سجادہ نشین خانقاہِ سراجیہ نقشبندیہ مجددیہ

کندیاں ضلع میانوالی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

یَا عَلِیُّ یَا عَظِیۡمُ یَا حَلِیۡمُ یَا عَلِیۡمُ ط اَنۡتَ رَبِّیۡ وَعِلۡمُکَ حَسۡبِیۡ ط فَنِعۡمَ الرَّبُّ رَبِّیۡ وَنِعۡمَ الۡحَسۡبُ حَسۡبِیۡ ط تَنۡصُرُ مَنۡ تَشَآءُ وَاَنۡتَ الۡعَزِیۡزُ الرَّحِیۡمُ ۝ نَسۡئَلُکَ الۡعِصۡمَةَ فِیۡ الۡحَرَکَاتِ وَالسَّکَنَاتِ وَالۡکَلِمٰتِ وَالۡاِرَادَاتِ وَالۡخَطَرَاتِ مِنَ الشُّکُوۡکِ وَالظُّنُوۡنِ وَالۡاَوۡهَامِ السَّاتِرَةِ لِلۡقُلُوۡبِ عَنۡ مُّطَالَعَةِ الۡغُیُوۡبِ ط فَقَدِ ابۡتُلِیَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ وَزُلۡزِلُوۡا زِلۡزَالًا شَدِیۡدًا ۝ وَاِذۡ یَقُوۡلُ الۡمُنٰفِقُوۡنَ وَالَّذِیۡنَ فِیۡ قُلُوۡبِهِمۡ مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوۡلُهٗۤ اِلَّا غُرُوۡرًا ۝ فَثَبِّتۡنَا وَانۡصُرۡنَا وَسَخِّرۡلَنَا هٰذَا الۡبَحۡرَ کَمَا سَخَّرۡتَ الۡبَحۡرَ لِمُوۡسٰی عَلَیۡهِ السَّلَامُ وَسَخَّرۡتَ النَّارَ لِاِبۡرَاهِیۡمَ عَلَیۡهِ السَّلَامُ وَسَخَّرۡتَ الۡجِبَالَ وَالۡحَدِیۡدَ لِدَاوٗدَ عَلَیۡهِ السَّلَامُ وَسَخَّرۡتَ الرِّیۡحَ وَالشَّیٰطِیۡنَ وَالۡجِنَّ لِسُلَیۡمٰنَ عَلَیۡهِ السَّلَامُ وَسَخِّرۡلَنَا کُلَّ بَحۡرٍ هُوَلَکَ فِی الۡاَرۡضِ وَالسَّمَآءِ وَالۡمُلۡکِ وَالۡمَلَکُوۡتِ وَبَحۡرَ الدُّنۡیَا وَبَحۡرَ الۡاٰخِرَةِ وَسَخِّرۡلَنَا کُلَّ شَیۡءٍ یَّا، مَنۡ بِیَدِهٖ مَلَکُوۡتُ کُلِّ شَیۡءٍ ۝ اس کے بعد تین مرتبہ کٓهٰیٰعٓصٓ پڑھیں اور دونوں

ہاتھوں کی انگلیاں بند کرنا شروع کریں **ک** پر خِنصَر (سب سے چھوٹی انگلی) **ھ** پر بِنصَر (چھوٹی سے ساتھ والی انگلی) **ی** پر وُسطیٰ (درمیان والی سب سے لمبی انگلی) **ع** پر سَبّابہ (انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی) **ص** پر اِبہام (انگوٹھا) بند کریں، دوسری مرتبہ پڑھتے وقت دونوں ہاتھوں کی بند انگلیاں اُلٹی ترتیب سے کھولتے جائیں۔ **ک** پر اِبہام (انگوٹھا) **ھ** پر سبّابہ (انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی) **ی** پر وُسطیٰ (درمیان والی لمبی انگلی) **ع** پر بِنصَر (چھوٹی انگلی سے ساتھ والی انگلی) اور **ص** پر خِنصَر (سب سے چھوٹی انگلی) کھولیں۔ تیسری بار پڑھتے وقت پہلے کی طرح ہر حرف پر دونوں ہاتھوں کی چھوٹی انگلی کی طرف سے انگلیاں بند کرنا شروع کریں اس کے بعد درج ذیل کلمات پڑھتے ہوئے بند انگلیاں اُلٹی ترتیب سے کھولتے جائیں۔ "اُنْصُرْنَا فَاِنَّکَ خَیْرُ النَّاصِرِیْنَ" پر اِبہام (انگوٹھا)، "وَافْتَحْ لَنَا فَاِنَّکَ خَیْرُ الْفَاتِحِیْنَ" پر سَبَّابہ (انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی)، "وَاغْفِرْ لَنَا فَاِنَّکَ خَیْرُ الْغَافِرِیْنَ ہ" پر وُسطیٰ (درمیان والی لمبی انگلی)، "وَارْحَمْنَا فَاِنَّکَ خَیْرُ الرَّاحِمِیْنَ" پر بِنصَر (چھوٹی انگلی سے ساتھ والی انگلی) اور "وَارْزُقْنَا فَاِنَّکَ خَیْرُ الرَّازِقِیْنَ" پر خِنصَر (سب سے چھوٹی انگلی) کھولیں۔

اس کے بعد یہ پڑھیں:۔

وَاهْدِنَا وَنَجِّنَا مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ وَهَبْ لَنَا رِيْحًا طَيِّبَةً كَمَا
هِيَ فِيْ عِلْمِكَ وَانْشُرْهَا عَلَيْنَا مِنْ خَزَآئِنِ رَحْمَتِكَ وَاحْمِلْنَا
بِهَا حَمْلَ الْكَرَامَةِ مَعَ السَّلَامَةِ وَالْعَافِيَةِ فِي الدِّيْنِ
وَالدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ط اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ٥ اَللّٰهُمَّ
يَسِّرْ لَنَآ اُمُوْرَنَا مَعَ الرَّاحَةِ لِقُلُوْبِنَا وَاَبْدَانِنَا وَالسَّلَامَةِ
وَالْعَافِيَةِ فِيْ دِيْنِنَا وَدُنْيَانَا وَكُنْ لَّنَا صَاحِبًا فِيْ سَفَرِنَا
وَخَلِيْفَةً فِيْٓ اَهْلِنَا وَاطْمِسْ عَلٰى وُجُوْهِ اَعْدَآئِنَا وَامْسَخْهُمْ
عَلٰى مَكَانَتِهِمْ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ الْمُضِيَّ وَلَا الْمَجِيْءَ اِلَيْنَا وَلَوْ
نَشَآءُ لَطَمَسْنَا عَلٰٓى اَعْيُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَاَنّٰى يُبْصِرُوْنَ ٥
وَلَوْ نَشَآءُ لَمَسَخْنٰهُمْ عَلٰى مَكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوْا مُضِيًّا وَّلَا
يَرْجِعُوْنَ ٥ يٰسٓ ۚ ﴿١﴾ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ﴿٢﴾ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٣﴾
عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٤﴾ تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ﴿٥﴾ لِتُنْذِرَ
قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ﴿٦﴾ لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰٓى
اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٧﴾ اِنَّا جَعَلْنَا فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا فَهِيَ اِلَى
الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ﴿٨﴾ وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ

خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ۝ پھر تین مرتبہ
شَاهَتِ الْوُجُوْهُ پڑھیں اور دائیں ہاتھ کی ہتھیلی پھر سبّابہ (انگوٹھے کے
ساتھ والی انگلی) اور پھر بِنْصَر (چھوٹی انگلی کے ساتھ والی انگلی) کے سروں کو
آہستہ آہستہ تین مرتبہ زمین پر ماریں' وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ ط
وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا ۝ طٰسٓ ۝ تین بار' حٰمٓ ۝ عٓسٓقٓ ۝
مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ ۝ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ ۝ حٰمٓ سر
سے سامنے کی طرف اشارہ کریں' حٰمٓ دائیں جانب اشارہ کریں حٰمٓ
بائیں جانب اشارہ کریں' حٰمٓ پیچھے کی طرف اشارہ کریں' حٰمٓ نیچے کی
طرف اشارہ کریں' حٰمٓ اوپر آسمان کی طرف اشارہ کریں' حٰمٓ حُمَّ
الْاَمْرُوَ جَآءَ النَّصْرُ فَعَلَيْنَا لَا يُنْصَرُوْنَ ۝ حٰمٓ ۝ تَنْزِيْلُ
الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۝ غَافِرِ الذَّنْبِ وَ قَابِلِ
التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ لا ذِي الطَّوْلِ ط لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ط اِلَيْهِ
الْمَصِيْرُ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ بَابُنَا، تَبَارَكَ حِيْطَانُنَا، يٰسٓ سَقْفُنَا،
كٓهٰيٰعٓصٓ كِفَايَتُنَا، حٰمٓ عٓسٓقٓ ۝ حِمَايَتُنَا، فَسَيَكْفِيْكَهُمُ
اللّٰهُ ج وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ تین بار' سِتْرُ الْعَرْشِ
مَسْبُوْلٌ عَلَيْنَا، وَعَيْنُ اللّٰهِ نَاظِرَةٌ اِلَيْنَا، بِحَوْلِ اللّٰهِ لَا

يُقْدَرُ عَلَيْنَا ٥ وَّاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِيْطٌ بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ
مَّجِيْدٌ ٥فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ٥ اس کے بعد تین بار فَاللّٰهُ خَيْرٌ
حٰفِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ تین بار اِنَّ وَلِیِّ‌ۦَ اللّٰهُ الَّذِیْ
نَزَّلَ الْكِتٰبَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ ٥ سات بار حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ
اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ط عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ٥ تین
بار بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَايَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی
السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ، تین بار اَعُوْذُبِكَلِمَاتِ اللّٰهِ
التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَاخَلَقَ ' تین بار وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ' وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖٓ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ٥

مَبادیاتِ اَورادواَشغال

اذکار ووظائف کی بنیادی باتیں

عالَمِ اِمکاں میں یہ اصول کارفرما ہے کہ کسی مقصد کی عظمت اس کے لائحۂ عمل پر منحصر ہے۔ مَبادیات اور قواعد وضوابط جس قدر مستحکم اور حقیقت پر مبنی ہوں گے' اسی قدر حصُولِ مقصد میں سہولت اور پائیداری نمایاں ہوگی۔ ذکرِ الٰہی کے بھی مقتضیات ہیں' جن کی رعایت' مُداوَمتِ ذکر سے بھی اہم تر ہے۔ اَورادواَشغال تمام کے تمام مُثمِر سعادت اور نجاتِ اُخروی کا موجِب ہیں۔ امامِ ربّانی حضرت مجدّدالفِ ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک نجاتِ اُخروی علماءِ اہل السنت والجماعت کی آرا کے مطابق درستیٔ عقائد اور اعمالِ صالحہ کی فراہمی سے مربوط ہے۔ اعمال میں تساہُل ومُداہنت اختیار کرنے والے کی مغفِرت کا امکان ہے مگر فاسد العقائد کی مغفِرت مُحال ہے کہ اس کے بارے میں نصِ قطعی: "اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ" وارد ہے۔

یقیناً اللہ تعالیٰ مشرک کی بخشش نہیں فرمائے گا اور جس کے لئے چاہے گا اُس کا شرک سے کم درجے کا گناہ بخش دے گا۔

عقائد کے سلسلے میں سب سے پہلی بات یہ ہے کہ اللہ رب العزت کی ذات وصِفات اور اس کے افعال میں کسی کو شریک وسہیم نہ ٹھہرائے' وہ ذات واجبُ الوُجود ہے اور تمام مخلوقات ممکن الوُجود ہیں وہ ہر نقص وزوال سے مُنزّہ ہے

اور غیر ذات میں اس کا حُلول مُستبعِد ہے۔ اللہ رب العزت نے اپنی مخلوق کے ساتھ جس وُسع وقُرب اور اِحاطے کو بیان فرمایا ہے' اس کے اِدراک سے فکرِ بشر قاصر ہے۔ حضرت مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ نے اس مقام کو یوں نظم کیا ہے ؎

اِتّصالے بے تکیُّف بے قیاس
ہست رَبُّ الناس را با نوعِ ناس

(یعنی انسانوں کے رب کا نوعِ انسانی سے قُرب کا جو تعلق ہے
نہ اُسے معلوم کیا جا سکتا ہے اور نہ اُس کا اندازہ کیا جا سکتا ہے)

وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ (اور اللہ نے تمھیں پیدا کیا اور اس کو جو تم عمل کرتے ہو) کے مطابق وہ مخلوق اور اس کے اعمال دونوں کا خالق ہے اس نے بندوں کو قدرت و ارادہ سے نوازا تو ضرور ہے مگر ان کی یہ صِفَت حقیقی نہیں۔ ازل سے اس کا دستور ہے کہ بندہ جب کسی فعل کا ارادہ کرتا ہے تو وہ اپنی قدرتِ کاملہ سے اس میں فعل تخلیق فرما دیتا ہے۔ انسان کا یہ فعل دائرۂ کسب میں داخل ہے۔ خَلق و کسب کا تفاوُت اس مثال سے واضح طور پر سمجھ میں آسکتا ہے کہ کوئی شخص ایک مکان کے دروازے بند کر لے تو اندھیرا ہو جائے گا، یہ اندھیرا بعض عوامل و اسباب کے بروئے کار لانے کے بعد ظہور پذیر ہوا ہے۔ اگر انسان ظُلمت کے خَلق پر قدرت رکھتا تو کھلے میدان میں بھی اندھیرا پیدا کر سکتا مگر فی الواقع ایسا نہیں۔ یہی فرق خَلق و کسب کا ہے اور مذکورہ بالا

کسب پر ہی جزا وسزا کا ترتُّب ہے۔ اسی حقیقت کی طرف قرآنِ حکیم کی آیتِ مُبارکہ: لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ (فائدہ اُسی کا ہے جس نے نیکی کی اور بوجھ اُسی پر ہے جس نے برائی کی) اشارہ کررہی ہے۔

وہ خیر وشر کا خالقِ مطلق ہے اور ہر دو کی تخلیق میں اس کے ارادے کو دخل ہے مگر وہ معصیت سے راضی نہیں اور طاعت وعبادت میں اس کی رضا مُضمَر ہے یہ ارادے اور رضا کی حدِّ فاصل ہے۔ فرقہ قدریہ اسی باعث مجوسِ اُمّت ٹھہرے کہ انہوں نے انسان کو اعمال کا مستقل خالق مان کر مجوسیوں کے طرز پر یزدان واَہرَمَن دو خالق بنالئے۔ صرف خالق شر کہنا اس کی ذات میں سوءِ ادب ہے بلکہ خالقُ الخیر والشر کہنا چاہئے۔

(مالا بدمنہ' مؤلفہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ)

اسی طرح اللہ رب العزت کا استواءِ عرش' (عرش پر قائم ہونا)، آسمانِ دنیا پر آخرِ شب نُزول (رات کے آخری حصے میں اترنا) سمع وبصر (سننا اور دیکھنا) اور چہرہ ودست (یعنی چہرہ اور ہاتھ) سب پر ایمان لانا ضروری ہے اوران کی تاویل (یعنی مفہوم کی تحقیق) کی بجائے تفویض (یعنی مفہوم اللہ تعالیٰ کے سپرد کرنے) کی راہ اختیار کرنی چاہئے۔

حضور ختمی مرتبت ﷺ انبیاءِ سابقین علیہم السلام' کتبِ سماویہ' ملائکہ' قبر میں سوال وجواب، حشر ونشر' میزانِ اعمال' صِراط سے گزرنا' شفاعتِ انبیاء و اَولیاء وصلحا' جنت میں اہلِ ایمان کی ہمیشگی اور اہلِ معاصی کا دوزخ میں جانا

،ان سب پر ایمان رکھنا مُعتقدات (یعنی اسلامی عقائد) میں شامل ہے۔ اس امر کی وضاحت بھی ضروری ہے کہ گنہگار مومن دوزخ میں ہمیشہ نہیں رہیں گے۔ دراصل ایمان کمی بیشی سے بالاتر ایک ایسا لطیف جوہر ہے کہ جب وہ زمینِ قلب میں قرار پکڑ لیتا ہے تو پھر کسی قسم کی معصیت اسے زائل نہیں کرسکتی' چنانچہ جناب رسالتِ مآب ﷺ نے فرمایا ہے کہ وہ کلمہ گو جس کے قلب میں جَو کے دانے کے برابر یا ذرہ بھر یا گندم کے دانے کے برابر بھی نیکی ہوگی' بالآخر دوزخ سے نجات پا جائے گا۔

اہل السنۃ والجماعۃ کا راسخ (یعنی پختہ) عقیدہ ہے کہ اہل ایمان جنت میں داخل ہونے کے بعد رویتِ باری تعالیٰ سے سرفراز ہوں گے' یہ نعمت دارَین کی تمام نعمتوں سے فزوں تر اور یہ سعادت دونوں عالم کی سعادتوں سے بڑھ کر ہوگی۔ اس دولتِ دیدار کے بارے میں حدیث شریف میں یوں وارد ہے:

عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِاللهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ عِيَاناً وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ: كُنَّا جُلُوْسًاعِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ اِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، فَقَالَ: اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ

هٰذَا الْقَمَرَ لَا تُضَامُّوْنَ فِيْ رُؤْيَتِهٖ فَاِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ لَّا تُغْلَبُوْا عَلٰى صَلٰوةٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا فَافْعَلُوْا' ثُمَّ قَرَاَ: وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعَ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا (متفق علیه)

مشکٰوۃ المصابیح کتاب الفتن ، باب رویۃ اللہ تعالیٰ الفصل الاوّل

ترجمہ:۔ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسالتِ مآب ﷺ نے فرمایا: بے شک تم اپنے رب کو عیاں دیکھو گے اور دوسری روایت میں انہوں نے اس طرح بیان کیا کہ ہم حضور ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر تھے کہ آپ ﷺ نے چودھویں رات کے چاند کی طرف نگاہ اٹھا کر فرمایا: بے شک تم اپنے پروردگار کو اس طرح دیکھو گے جس طرح تم اس چاند کو دیکھ رہے ہو۔اس کے دیدار میں کوئی چیز تم سے مُزاحم نہ ہوگی اگر تم طلوع و غروبِ آفتاب سے پیشتر نمازوں کے سلسلہ میں (اشتغالِ امور یعنی اپنے کاموں میں مصروفیت کے باعث) مغلوب نہ ہوجاؤ' پس یہ ضرور انجام دو (انہیں ادا کرو) پھر آپ ﷺ نے قرآن حکیم کی یہ آیت پڑھی۔

وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا۔

(طٰہٰ آیت ۱۳۰)

(اور طلوع و غروبِ آفتاب سے پہلے آپ اپنے پروردگار کی تسبیح بیان کریں۔ بخاری و مُسلم)

وَعَنْ صُهَيْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تُرِيْدُوْنَ شَيْئًا اَزِيْدُكُمْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: اَلَمْ تُبَيِّضْ وُجُوْهَنَا' اَلَمْ تُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ' وَتُنَجِّنَا مِنَ النَّارِ' قَالَ: فَيُرْفَعُ الْحِجَابُ فَيَنْظُرُوْنَ: اِلٰى وَجْهِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَمَا اُعْطُوْا شَيْئًا اَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِنَ النَّظْرِ اِلٰى رَبِّهِمْ ثُمَّ تَلَا لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ۔

(رواہ مسلم) مشکوٰۃ المصابیح کتاب الفتن، الفصل الاوّل، باب رویۃ اللہ تعالیٰ۔

ترجمہ: حضرت صہیب ﷛ جناب رسالتِ مآب ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اہلِ جنت کے جنت میں داخل ہونے کے بعد اللہ رب العزت ان سے فرمائے گا: کیا تم ارادہ رکھتے ہو کہ میں تمہیں کچھ زیادہ بھی عطا کروں؟ وہ کہیں گے کہ اے مولا کریم! کیا تو نے ہمارے چہروں کو منوّر نہیں کیا؟ کیا تو نے ہمیں جنت میں داخل نہیں فرمایا؟ کیا تو نے ہمیں دوزخ سے نجات عطا نہیں فرمائی؟ اس کے بعد حضور ﷺ نے فرمایا کہ حجابات اٹھا دیئے جائیں گے پس وہ اپنے پروردگار کے چہرے کی جانب دیکھیں گے اور عنایاتِ الٰہیہ میں سے کوئی چیز ان کے نزدیک رؤیت باری تعالیٰ سے محبوب تر نہ ہوگی پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔

لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ۔

(سورۂ یونس آیت ۲۶)

(جن لوگوں نے احسان اختیار کیا' انہیں اس کا عمدہ معاوضہ ملے گا اور اس پر عطاء مزید ہوگی)۔

جناب رسالت مآب ﷺ کے صحابہ کرام علیہم الرضوان کی بدولت ارشاداتِ نبوی ﷺ ہم تک پہنچے' وہ راویانِ کلامِ الٰہی بھی ہیں اس بنا پر ان کی عظمت و شان کا منکر قرآنِ کریم کا منکر ہے۔ آیاتِ اُمّ الکتاب ان کی صداقت' باہمی اُخوت اور اعداءِ دین پر ان کی شدت کے بارے میں جابجا شاہد ہیں۔ ان کے نُفوسِ قدسیہ فیضانِ صحبتِ نبوی سے مُزکّٰی ہو چکے تھے۔ اقوال و اعمال شانِ رسالت کے آئینہ دار تھے۔ اور سیرت و کردار میں ہوا و ہوس کا شائبہ تک موجود نہ تھا۔ ان کے اختلافات سب کے سب تعمیری اور مصالحِ دینیہ کی خاطر تھے' جن کے پس منظر میں کسی قسم کی ذاتی غرض یا نفسانی خواہش نام کو نہ تھی۔ ان کے دامن دنیوی کدورت کی گرد سے کبھی آلودہ نہ ہوئے' ان کی محبت حضور ﷺ کی محبت اور ان سے بغض جناب خاتم الرسل ﷺ سے بغض ہے۔ امامِ ربّانی حضرت مجدد اَلفِ ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے سورۂ فتح کی آخری آیت کے کلمات: "لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ" سے استدلال فرمایا ہے کہ اصحاب رسول اللہ ﷺ کی شان و شوکت دیکھ کر غیض و غضب کا اظہار کرنے والے لوگ کفار ہیں۔ *

* حاشیہ اگلے صفحہ پر دیکھیں

خلافت و امامت کا موضوع اصولِ دین سے متعلق نہیں مگر متشیّعین (یعنی اہلِ تشیّع) کی افراط وتفریط کے پیشِ نظر علماءِ حق نے اسے بھی عقائد کے درجہ میں رکھا ہے۔ جناب خاتم المرسلین ﷺ کے خلیفہءِ اوّل حضرت سیّدِ نا صِدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ ہیں۔ ان کے بعد حضرت سیّدِ نا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ پھر حضرت سیّدِ نا عثمان ذوالنّورین رضی اللہ عنہ اور ان کے بعد حضرت سیّدِ نا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہیں' ان کی افضلیت ان کی ترتیبِ خلافت کے مطابق ہے۔ ※※

* حاشیہ گزشتہ صفحہ

* ان کلماتِ قدسیہ کا سیاق اس طرح ہے: كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْـَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ؕ (الفتح:۲۹)

ترجمہ:۔ جیسے کھیتی' اس نے اپنا ایک پٹھا نکالا' پھر اسے طاقت دی' پھر دبیز ہوئی' پھر ساق پر کھڑی ہوئی' کسانوں کو بھلی لگتی ہے تاکہ ان سے کافروں کے دل جلیں۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ سیّدِ عالَم ﷺ کے اصحاب کی مثال انجیل میں یہ لکھی ہے کہ ایک قوم کھیتی کی طرح پیدا ہوگی وہ نیکیوں کا حکم کریں گے' برائیوں سے منع کریں گے' کہا گیا ہے کہ کھیتی سے مراد حضور ﷺ ہیں اور اس کی شاخوں سے مراد حضراتِ صحابہٴ کرام رضی اللہ عنہم اور مؤمنین ہیں۔

(حاشیہ صفحہ ھٰذا)

※※ حضرت عثمان ذوالنّورین رضی اللہ عنہ کی خلافت صحابہٴ کرام علیہم الرضوان کے اِجماع سے ثابت ہے' جن صدیوں کو حضور ﷺ نے بہترین قرار دیا ہے' ان میں پہلی صدی کے چھوٹے بڑے اور مرد وزن کے اتفاق سے اس کا ظہور رہا ہے۔ اسی بنا پر علما نے فرمایا ہے کہ جس قدر اتفاقِ رائے اور اِجماعِ صحابہٴ کرام علیہم الرضوان

مذکورہ بالا عقائد تمام کے تمام کلمۂ توحید سے مُتفرِّع (یعنی نکلے ہوئے) ہیں۔ باقی چار ارکان جو نمازِ پنجگانہ' اداءِ زکوٰۃ' صومِ رمضان اور حجِ بیت اللہ شریف پر مشتمل ہیں عبادات و اعمال سے متعلق ہیں۔ ان میں آداب و شرائطِ مقررہ کے مطابق نماز کی ادائیگی افضل ترین عبادت اور جامع ترین عمل ہے۔ روزِ محشر سب سے پہلے اسی کا مُحاسبہ ہوگا' وہ کافر و مومن کے درمیان فرق کرتی ہے اور مومن کو قُربِ ذاتِ الٰہی بخشتی ہے جناب رسالتِ مآب ﷺ نے فرمایا ہے کہ: نماز میں میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے' یہ بھی فرمایا کہ: جو مومن اچھی طرح وضو کرے' پھر نماز کو اس طرح ادا کرے کہ جو پڑھے اسے جانتا بھی ہو تو وہ گناہوں سے یوں پاک ہوجائے گا جس طرح اپنی پیدائش کے دن تھا۔

امامِ ربّانی حضرت مجدّد الفِ ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ: مبتدی کو دورانِ

(بقیہ حاشیہ از گزشتہ صفحہ)

حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کی خلافت پر واقع ہوا ہے ایسا اتفاق و اجتماع دیگر تین خلفاءِ راشدین رضی اللہ عنہم میں سے کسی کی خلافت پر نہیں ہوا۔ اس کا سبب یہ ہے کہ آپ کی خلافت کے آغاز میں ایک قسم کا تردُّد تھا اور اس صدی کے حضرات نے اس سلسلے میں غایت درجہ حزم و احتیاط بروے کار لا کر یہ اِقدام فرمایا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی شیخین رضی اللہ عنہما کی افضلیت کا حکم دیا ہے۔ امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ (جو اکابر محدثین رحمۃ اللہ علیہم میں سے ہیں) نے فرمایا ہے کہ: حضرت امیر رضی اللہ عنہ کے فیصلے کو اسی (۸۰) سے زیادہ افراد نے روایت کیا ہے۔ (مکتوب امامِ ربّانی دفتر سوم' ہر دو حاشیے اس دفتر کے مکتوب نمبر ۲۴ کے اقتباسات کا ترجمہ ہیں)

سُلوک اذکار و وظائف سے حظِ وافر نصیب ہوتا ہے لیکن منتہی ہونے پر اسے اِقلیمِ فقر و عرفان میں کوئی چیز صلوٰۃِ پنجگانہ پر مُداوَمت سے عزیز تر نظر نہیں آتی۔ کسی شخص نے امامِ ربّانی سے "لَا صَلٰوۃَ اِلَّا بِحُضُوْرِ الْقَلْبِ" کی حقیقت کے بارے میں اِستفسار کیا تو آپ نے فرمایا: نماز میں حضورِ قلب سے مراد یہ ہے کہ نماز ادا کرنے والا اس کے فرائض و واجبات اور سنن و مستحبات کی طرف دھیان رکھے' قیام' رکوع و سجود اور دیگر ارکان کو بہ سکونِ تام خشوع و خضوع کے ساتھ ادا کرے تاکہ جس جس رکن پر تجلّیاتِ ربانیہ کا نُزول ہے روح ان سے مُتلذِذ ہو کر ملاءِ اعلیٰ کی طرف رجوع کر سکے۔

جناب عُروۃُ الوُثقیٰ حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے کہ دارِ آخرت میں جو کیفیت رویتِ باری تعالیٰ کی ہے دنیا میں نماز اسی کیفیت کی حامل ہے۔ جس طرح حضور سرورِ کائنات ﷺ شبِ معراج تمام عوالم سے منقطع ہو کر حریمِ ذاتِ کبریا میں پہنچے تھے مومن کو بعینہٖ وہی تَبَتُّل و انقطاع نماز میں مُیسّر آتا ہے اسی باعث وہ اہلِ ایمان کی معراج سے موسوم ہے۔ بایں طور حج' زکوٰۃ اور روزہ کو فقہی مقتضیات کی رعایت کے ساتھ ادا کرنے سے مومن کو پاکبازانِ حق کے زُمرہ میں شمولیت کا شرف حاصل ہو جاتا ہے اور وہ ان امور کی انجام دہی کے طفیل دنیوی معاملات میں بھی راست بازی'

تقویٰ اور ورَع اختیار کر لیتا ہے۔ ورَع جو پرہیز گاری سے عبارت ہے اس کے بارے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: اے ابو ہریرہ! ورَعِ اختیار کر عبادت گزاروں میں افضل تر ہو جائے گا۔ علماءِ ربّانی نے حصولِ ورَعِ تام کے دس عظیم اصول منضبط فرمائے ہیں۔

(مکتوباتِ امامِ ربّانی، دفتر دوم، مکتوب نمبر ٦٦)

① غیبت سے حفظِ لسان (یعنی زبان کی حفاظت) ② بدگمانی سے اجتناب (یعنی مکمل پرہیز) ③ تمسخر (یعنی کسی کا مذاق اڑانے سے) کنارہ کشی ④ مَحارِم (یعنی حرام کی ہوئی چیزوں) سے نگاہ کی حفاظت ⑤ راست گوئی (یعنی سچ بولنا) ⑥ اپنی ذات پر احساناتِ خداوندیہ کا عرفان کہ نفس مغرور نہ ہو ⑦ باطل کی بجائے حق پر انفاقِ مال (یعنی مال خرچ کرنا) ⑧ نفس کو بڑائی اور اِستِکبار (یعنی تکبر) سے باز رکھنا ⑨ پابندیِ نماز ⑩ اہل السنۃ والجماعۃ کے طریق پر استقامت۔

حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے پرہیز گاری کے موضوع کو کس خوبی سے نظم کیا ہے ؎

پرہیز گار باش کہ داورِ آسماں
فردوس جائے مردمِ پرہیز گار کرد

(یعنی پرہیز گار بن جا کیونکہ آسمان کے حاکم نے جنتِ فردوس کو پرہیز گاروں کا ٹھکانا بنا دیا)

عقائد کی درستی اور اعمالِ صالحہ کی بدولت مومن سعادتِ دارین سے بہرہ ور ہو جاتا ہے جو منشاءِ شریعتِ مبارکہ ہے۔

ذکرِ الٰہی کے فُیوض و برکات

ذکرِ الٰہی کے بغیر کُشائشِ باطن مُحال ہے۔ اللہ رب العزت نے قرآنِ حکیم میں کثرتِ ذکر اور صبح و شام تسبیح کا حکم دیا ہے۔ ذکرِ کثیر کرنے والے مرد و زن کی مغفرت اور اجرِ عظیم کی شہادت دی ہے۔ کلامِ الٰہی کو بھی سراپا ذکر سے موسوم کیا گیا ہے۔ اہلِ تصوّف کی اصطلاح میں ذکرِ کثیر سے مراد سلطانُ الاذکار ہے جس سے رُواں رُواں انوارِ ذکر کے تحت مُتجلّی ہو جاتا ہے۔ ذکر کی بہترین تعداد وہ ہے جس پر مُداومت نصیب ہو۔ بخاری شریف میں ہے "وَكَانَ اَحَبُّ الْاَعْمَالِ اِلَيْهِ مَادَاوَمَ عَلَيْهِ صَاحِبُهٗ" اِقلیمِ طریقت ذکرِ الٰہی سے آباد اور ارواحِ اولیاء اس کی تجلّیات سے سرشار ہیں۔ وہ قُربِ الٰہی کا مُوجِب، استقامت کی دلیل، خطراتِ نفس کا مانع، طاغوتی قوتوں کے خلاف جہاد اور مکائدِ شیطانی کے خلاف اہلِ ایمان کی ڈھال ہے۔ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ (سورۃ ابراھیم : آیت ۲۷) ترجمہ: اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کو جو ایمان لائے دنیاوی زندگی میں اور آخرت یعنی عالَمِ برزخ میں قولِ ثابت یعنی کلمہ طیّبہ پر ثابت قدم رکھتے ہیں) کی نصِ قطعی اس حقیقت کی شارح ہے۔

قادریہ، سہروردیہ، چشتیہ، نقشبندیہ، مجددیہ اور دیگر تمام سلاسلِ طریقت کے اکابر رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کثرتِ ذکرِ الٰہی سے ممتاز و سرفراز ہیں۔ مؤسسِ

خانقاہ سراجیہ حضرت مولٰنا ابوالسعد احمد خاں رحمۃ اللہ علیہ ہر روز قرآنِ حکیم کی ایک منزل تلاوت کرتے اور ساتھ ساتھ آیاتِ ربّانیہ کے مطالب و مفاہیم پر فکر بھی فرماتے۔ مُدّتِ مدید تک نمازِ تہجد میں پچاس بار سورۂ یٰسٓ پڑھنے کا معمول رہا۔ آپ عالمِ درویشی میں حضرت خواجہ محمد سراج الدین رحمۃ اللہ علیہ کے الطاف و عنایات کے زیرِ اثر ذکر و شغل میں اس درجہ منہمک اور مشتغل رہتے تھے کہ ذکرِ الٰہی سے اندرونی حرارت بے حد بڑھ گئی تھی اور اس کے آثار جسمِ مبارک پر اس قدر نمودار تھے کہ موسمِ سرما میں اگر جمے ہوئے گھی کا پیالہ آپ کے سینۂ مبارک پر رکھ دیا جاتا تو گھی پگھل جاتا تھا۔ ذکر کی کثرت سے تسبیح کا مضبوط سے مضبوط دھاگا دو چار روز ہی میں بوسیدہ ہو کر ٹوٹ جاتا تھا۔ پھر نیا دھاگا ڈالنا پڑتا تھا۔

ذکر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تہلیل کہلاتا ہے وہ ایک کافر و مشرک کے عمر بھر کے کفر و شرک کو آنِ واحد میں زائل کر دیتا ہے۔ مقاماتِ عرفان کی سیر و سلوک ساری کی ساری اس سے وابستہ ہے۔ مشکوٰۃ شریف میں ہے کہ کلمہ گو اور اس کے پروردگار کے درمیان کوئی حجاب باقی نہیں رہتا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بارگاہِ حق میں عرض کی: اے اللہ! مجھے وہ کلمات عطا فرما کہ اگر ان کی وساطت سے میں تیری جناب میں التجا کروں تو اسے شرفِ قبولیت

بخشا جائے۔ مولا کریم نے فرمایا: کہ وہ کلمات لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہ ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: اے باری تعالیٰ! تمام بندے ان کلمات کی وساطت سے تیری بارگاہ میں دعا گو ہوتے ہیں، میں تو خصوصی کلمات کا طالب ہوں، مولا کریم نے فرمایا: اگر زمین و آسمان ایک پلڑے میں اور یہ کلمات دوسرے پلڑے میں رکھ کر دونوں کا موازنہ کیا جائے تو یہ کلمات زمین و آسمان پر بھاری ہوں گے۔

اسی طرح درود شریف کے فیوض و برکات کی کوئی حد نہیں۔ اللہ رب العزت اور اس کے ملائکہ جناب خیر الانام ﷺ پر درود شریف پڑھتے ہیں اور اہلِ ایمان کو بھی حضور ﷺ پر درود شریف پڑھنے کا حکم ہے۔ ایک بار درود شریف پڑھنے والے پر اللہ رب العزت دس مرتبہ رحمت بھیجتا ہے۔ اسے دس نیکیاں عطا کی جاتی ہیں اور اس کے دس گناہ معاف کئے جاتے ہیں۔ اس کی قبولیت حتمی ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جس دعا کے اوّل و آخر درود شریف پڑھا جائے وہ سریع الاجابت (یعنی بہت جلد قبول ہو جانے والی) ہو جاتی ہے، مولا کریم کی شانِ رَأفت سے یہ امر بعید ہے کہ اوّل و آخر پڑھے جانے والے درود شریف کو تو قبول فرمالے اور درمیانی التجا کو مسترد کر دے۔ حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ: درود شریف پڑھنے والے کو

ایک نور عطا ہوگا' جس کی بدولت وہ پل صراط سے مانندِ برق (یعنی بجلی کی چمک کی طرح تیزی سے) گزر جائے گا۔

اذکارووظائف میں اِستِغفار نہایت اہم ہے۔ جناب ختمی مرتبت ﷺ نے فرمایا: قلوب بھی لوہے کی طرح زنگ آلود ہوجاتے ہیں اور ان کی جَلا (یعنی چمک اور سفیدی) اِستِغفار ہے' یہ بھی فرمایا کہ: اس شخص کو مبارک ہو جس کے نامۂ اعمال میں بکثرت استغفار ہو' وہ زہرِ معاصی کے خلاف تریاق (یعنی علاج) کا حکم رکھتا ہے۔ اِستِغفار کے کلماتِ مسنونہ میں سے جسے بھی پڑھا جائے مستحسن ہے۔ کوئی بھی یاد نہ ہو تو اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ کے دو کلمات بھی کافی ہیں۔ علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ نے ''شرح الصدور فی احوال الموتٰی والقبور'' میں لکھا ہے کہ جو شخص سونے سے پہلے سو بار اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ پڑھ لے اور وہ اس رات فوت ہوجائے تو اللہ رب العزت اسے اپنے فضل وکرم سے بخش دے گا۔

تمام اذکارِ مسنونہ سر بسر رحمت اور شِفا ہیں۔ قرآنِ حکیم کی سورتوں اور بعض آیاتِ مبارکہ کی فضیلت احادیثِ نبویہ میں بھی مذکور ہے۔ بعض اذکار اور خصوصی دعائیں ارشاداتِ مصطفویہ پر مشتمل ہیں۔ ان سب کی وساطت سے اللہ رب العزت کی بارگاہ میں لطف وکرم کا طلب گار ہونا عین سعادت

ہے اور اِعراض حرماں نصیبی ہے' مگر ذکر کرنے والا انہیں پڑھتے وقت صرف رضاءِ خداوندی ہی کو مقصود و مطلوب سمجھے' پھر بدایت ہی نہایت ہے اور منزلِ قبولِ الٰہی یک قدم ہے۔ مولا کریم بحرمتِ جناب سیّدِ المرسلین ﷺ تمام افرادِ امت کو ذکر کے فُیوض و برکات سے بہرہ ور فرمائے

ذکر کن ذکر' تا تُرا جان است

پاکیٔ جاں ، ز ذکرِ رحمٰن است

(جب تک تیری جان ہے ذکر ہی ذکر کر کیونکہ روح کی پاکیزگی رحمٰن کے ذکر سے ہے۔)

طریقۂ ذکرِ اسمِ ذات

اِستِغفار پچیس (۲۵) بار' سورۂ فاتحہ مع بسم اللہ ایک بار' سورۂ اخلاص مع بسم اللہ تین (۳) بار پڑھ کر ان کا ثواب پیرانِ کِبار رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کی ارواحِ مُقدّسہ کو پہنچائے' موت کو حاضر تصور کرے' پھر زبان ہلائے بغیر خیال سے دل میں اللہ' اللہ کہے' اپنی توجہ دل کی طرف اور دل کی توجہ اللہ کی طرف رکھے۔ اسے وُقوفِ قلبی کہا جاتا ہے۔ اثناءِ ذکر ذاتِ باری تعالیٰ کی طرف سے نُزولِ فیض کا بھی خیال رہے اور تھوڑی تھوڑی دیر بعد عَجز و نیاز کے ساتھ دل میں کہے: خداوندا مقصودِ من توئی و رضاءِ تو' محبت و معرفتِ خود دِہ۔ (اے میرے مالک! میرا مقصود تیری ذات اور تیری رضا ہے تو مجھے اپنی محبت اور معرفت عطا فرما) یہ بازگشت سے موسوم ہے۔ (یعنی دل کو بار باران

کلمات کے تصور وخیال کی طرف متوجہ کرنے کو بازگشت کہتے ہیں) وُقوفِ قلبی اور بازگشت ذکر کے شرائط میں سے ہیں۔ باوضو ہونا بے حد مفید ہے مگر شرط نہیں۔ بوقتِ فرصت' خواہ متعدد مجالس میں ہو' یہ ذکر چوبیس (۲۴) ہزار بار کرے۔ یہ شغلِ مبارک (یعنی مبارک عمل) تقریباً دو گھنٹے میں ہوجاتا ہے۔ اس کے علاوہ چلتے پھرتے' اٹھتے بیٹھتے' وضو ہو یا نہ ہو' ذکر کی طرف دھیان لگائے رکھے۔ حتیٰ کہ وہ دل کا وصفِ لازم بن جائے۔ وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْقُ وَھُوَ الْمُسْتَعَانُ

مُراقباتِ مجددیہ

مُراقَبہ کا لُغوی مفہوم محافَظت ہے مگر اصطلاحِ تصوّف میں اس سے مراد اللہ تعالیٰ سے انتظارِ فیض ہے۔ مُراقَبہ دراصل نَصِّ قرآنی وَفِيْٓ اَنْفُسِكُمْ ۭ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ؀ (الذاریات: آیت: ۲۱ یعنی اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیاں خود تمھارے اندر موجود ہیں کیا پھر بھی تم نہیں دیکھتے) کی عملی ہیئت ہے۔ وہ آیاتِ الٰہیہ جو نفسِ انسانی میں مستور ہیں' ان کے مختلف انوار ولطائف میں مراقبہ ہی امتیاز کرتا ہے۔ آیتِ مذکورہ پر مزید غور کیا جائے تو یہ امر بآسانی مفہوم ہوتا ہے کہ ان آیات سے آگاہی وشہود کا حکم دیا گیا ہے۔ سالک مراقبہ کی بدولت تمام روحانی مقامات طے کرتا ہے اور اس کے باطن پر انوار واَسرارِ ربّانیہ پیہم نازل ہوتے چلے جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ایک عارفِ کامل درجاتِ عالیہ پر فائز ہونے کے بعد جو کچھ دیکھتا ہے' اپنے اندر ہی دیکھتا ہے۔ قلب سے لاتعیّن تک ساری ولایت جو سیرِ قدمی وسیرِ نظری پر مشتمل ہے' اسی سے

حُصول پذیر ہے۔ اس سے دوامِ حُضور میسر آتا ہے اور سالک کے رگ و پے میں سوز و گداز پیدا ہوتا ہے۔ اسی بنا پر حضرت امامِ ربّانی مجدّد الفِ ثانی علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ: ہمارا سُلوک، خانۂ توحید کو نقب لگانے کے مترادف ہے۔ خَلوت و یکسوئی مُراقبہ کے لوازِم میں سے ہے۔ خلوت سے کیا مراد ہے' ملاّ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے ''شرح عین العلم'' میں اسے یوں بیان کیا ہے:۔

ثُمَّ الْقَوْمُ مُخْتَلِفُوْنَ فِیْ سُلُوْکِ طَرِیْقِهِمْ فَمِنْهُمْ مَّنْ جَعَلَ مَدَارَالْخَلْوَةِ عَلٰی خَلْوِالْقَلْبِ عَنْ غَیْرِ ذِکْرِالرَّبِّ وَمُشَاهَدَةِ الْخَلْقِ وَلَوْ کَانَ فِیْ مَجْمَعِ الْخَلْقِ۔

(ترجمہ:۔ پھر لوگوں کا اپنے اپنے سُلوکِ طریق میں اختلاف ہے۔ بعض کے نزدیک خَلوت کا دارومدار اس پر ہے کہ دل خَلْق کے مشاہدہ سے فارغ ہو جائے اور اس میں ذکرِ الٰہی کے سوا کوئی چیز جاگزیں نہ رہے اگرچہ مُراقبہ کرنے والے کی نشست و برخاست مخلوق کے ساتھ ہو۔)

آگے چل کر مصنف موصوف رحمہ اللہ نے اس کی مزید وضاحت کی ہے اور فرمایا ہے کہ سر کا لپیٹنا اور آنکھوں کا بند کرنا اس وجہ سے ہے کہ سالک اطمینانِ قلب سے ذاتِ باری تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو سکے' اسے خلوتِ صغیرہ بھی کہا جاتا ہے۔ مُراقبہ شروع کرتے وقت مَبْدَءِ فیض اور موردِ فیض کا لحاظ بے حد ضروری ہے۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نیّتِ مُراقبۂ اَحَدِیت

فیض می آید برمن ازذاتے کہ مستجمع جمیع صفاتِ کمال است ومنزہ ازہر نقص وزوال ٔمورد ِفیض لطیفۂ قلبِ من است۔

مُراقباتِ مَشارِب

اوّل مُراقبۂ لطیفۂ قلب:

لطیفۂ قلبِ خودرا مُقابِل لطیفۂ قلبِ مبارک سرورِ عالَم ﷺ داشتہ بزبانِ حال التجا کند: الٰہی فیض تجلّیاتِ افعالیہ کہ ازلطیفۂ قلبِ مبارک حضرت محمد رسول اللہ ﷺ درلطیفۂ قلبِ حضرت آدم علیہ السلام افاضہ فرمودۂ بحرمتِ پیرانِ کبار در لطیفۂ قلبِ من اِلقا کُن۔

دوم مُراقبۂ لطیفۂ روح:

لطیفۂ روحِ خودرا مُقابِل لطیفۂ رُوحِ مبارک سرورِ عالَم ﷺ داشتہ بزبانِ حال اِلتجا کند: الٰہی فیضِ تجلّیاتِ صفاتِ ثبوتیہ کہ ازلطیفۂ روحِ مبارکِ آں سرورِ عالَم ﷺ درلطیفۂ روحِ حضرت نوح وابراہیم علیہما السلام افاضہ کردۂ بحرمتِ پیرانِ کبار درلطیفۂ روحِ من اِلقا کُن۔

سوم مُراقبۂ لطیفۂ سِرّ:

لطیفۂ سِرِّ خودرا مُقابِل لطیفۂ سِرِّ مبارک سرورِ عالَم ﷺ داشتہ بزبانِ حال التجا

کند: الٰہی فیضِ تجلّیاتِ شُیُوْنِ ذاتیہ کہ از لطیفۂ سِرِّ مبارک آں سرورِ عالَم ﷺ در لطیفۂ سِرِّ حضرت موسیٰ علیہ السلام افاضہ فرمودہ بحرمتِ پیرانِ کبار در لطیفۂ سِرِّ من القاکُن۔

چہارم مُراقبہ لطیفۂ خفی:

لطیفۂ خفی خود را مُقابِل لطیفۂ خفی مبارک سرورِ عالَم ﷺ داشتہ بزبانِ حال عرض کند: الٰہی فیضِ صفاتِ سلبیہ کہ از لطیفۂ خفی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ در لطیفۂ خفی حضرت عیسیٰ علیہ السلام افاضہ فرمودہ بحرمتِ پیرانِ کبار در لطیفۂ خفیِ من القاکُن۔

پنجم مُراقبہ لطیفۂ اَخفیٰ:

لطیفۂ اخفیٰ خود را مُقابِل لطیفۂ اخفیٰ مبارک سرورِ عالَم ﷺ داشتہ بزبانِ حال عرض کند: الٰہی فیضِ تجلّیاتِ شانِ جامع کہ در لطیفۂ اخفیٰ مبارک آں سرورِ عالَم ﷺ افاضہ فرمودہ بحرمتِ پیرانِ کبار در لطیفۂ اخفیٰ من القاکُن۔

تنبیہ: باید دانست کہ در ہر مُراقبہ لطیفہ را کہ موردِ فیض است ملحوظ داشتہ ہمیں لطیفہ را از ہر یک از حضراتِ مشائخِ کرامِ سلسلہ تا آں سرورِ عالَم ﷺ بمنزلۂ آئینہ ہائے مُتَقابِلہ فرض کردہ بطریقِ تعاکُس آں فیضِ مخصوص را در لطیفۂ مخصوصۂ خود مُنعکِس انگارد تا بمقتضائے "اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ" مامول بحصول انجامد وَمَاذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ بِعَزِیْزٍ۔

نیّت مُراقبہٗ معیّت :

مضمونِ آیتِ کریمہ: "وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ" (یعنی وہ تمھارے ساتھ ہوتا ہے جہاں بھی تم ہوتے ہو) راملحوظ داشتہ از صمیمِ قلب داند کہ فیض می آید از ذاتیکہ بامن است و باہر ذرّہ از ذرّاتِ کائنات بہ ہماں شاں کہ مرادِ اوست تعالیٰ منشاءِ فیض دائرہ ولایتِ صغرٰی است کہ ولایتِ اولیاءِ عظام وظِلِّ اسماء وصفاتِ مقدسہ است' موردِ فیض لطیفۂ قلبِ من۔

نیّت مُراقَباتِ ولایتِ کُبرٰی

(آں مشتمل بر سہ دائرہ و یک قوس)

دائرۂ اُولٰی ولایتِ کبرٰی :

مضمونِ آیتِ کریمہ: "وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ" (یعنی ہم شہ رگ سے بھی زیادہ اُس کے قریب ہیں) راملحوظ داشتہ از روئے باطن داند کہ فیض می آید از ذاتیکہ قریب تر است بمن از رگِ جانِ من بہ ہماں شان کہ مرادِ حق است سبحانہٗ' موردِ فیض لطیفۂ نفس و لطائفِ خمسۂ عالمِ امرِ من است' منشاءِ فیض دائرۂ اُولٰی ولایتِ کبرٰی است کہ ولایتِ انبیاءِ عظام واصلِ دائرۂ ولایتِ صغرٰی است۔

دائرۂ ثانیہ ولایتِ کبرٰی :

مضمونِ آیتِ کریمہ: "يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ" (یعنی وہ اُن سے محبت کرتا ہے اور وہ اس سے محبت کرتے ہیں) را ملحوظ داشتہ در خاطر بگذراند کہ فیض می آید

از ذاتیکہ مرادوست می دارد ومن اورادوست می دارم منشاءِ فیض دائرۂ ثانیہ ولایتِ کبریٰ است کہ ولایتِ انبیاءِ عظام واصلِ دائرۂ اُولیٰ است موردِ فیض لطیفۂ نفسِ من است۔

دائرۂ ثالثہ ولایتِ کبریٰ:

مضمونِ آیتِ کریمہ "يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ" (یعنی وہ ان سے محبت کرتا ہے اور وہ اس سے محبت کرتے ہیں) راملحوظ داشتہ درخیال آرد کہ فیض می آیداز ذاتیکہ مرادوست می دارد ومن اورادوست می دارم منشاءِ فیض دائرۂ ثالثہ ولایتِ کبریٰ است کہ ولایتِ انبیاء علیہم السلام واصلِ دائرۂ ثانیہ است موردِ فیض لطیفۂ نفسِ من است۔

قوس: مضمونِ آیتِ کریمہ "يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ" راملحوظ داشتہ دردل بگذراند کہ فیض می آیداز ذاتیکہ مرادوست می دارد ومن اورادوست می دارم دوسرا وہ ہے منشاءِ فیض قوسِ ولایتِ کبریٰ است کہ اصلِ دائرۂ ثالثہ است موردِ فیض لطیفۂ نفسِ من است۔

مُراقبۂ اسم الظاہر: فیض می آید از ذاتیکہ مسمّٰی است باسمِ الظاہر موردِ فیض لطیفۂ نفس ولطائفِ خمسۂ عالمِ امرِ من است۔

مُراقبۂ اسم الباطن: فیض می آیدازذاتیکہ مسمّٰی است باسمِ الباطن منشاءِ فیض دائرۂ ولایتِ علیا است کہ ولایتِ ملائکۂ ملاءِ اعلیٰ است موردِ فیض عناصرِ اربعۂ من سوائے عُنصرِ خاک۔

مُراقبۂ کمالاتِ نبوت: فیض می آید از ذاتِ بحت کہ منشاءِ کمالاتِ نبوت

است موردِ فیض لطیفۂ عنصرِ خاکِ من است۔

مُراقبۂ کمالاتِ رسالت: فیض می آید از ذاتِ بحت کہ منشاءِ کمالاتِ رسالت است موردِ فیض ہیئتِ وحدانیٔ من است۔

مُراقبۂ کمالاتِ اولوالعزم: فیض می آید از ذاتِ بحت کہ منشاءِ کمالاتِ اولوالعزم است موردِ فیض ہیئتِ وحدانیٔ من است۔

مُراقبۂ حقیقتِ کعبۂ ربّانی: فیض می آید از ذاتِ بحت کہ مسجود الیہ جمیعِ ممکنات و منشاءِ حقیقتِ کعبۂ ربّانی است موردِ فیض ہیئتِ وحدانیٔ من۔

مُراقبۂ حقیقتِ قرآنِ مجید: فیض می آید از مبدءِ وسعتِ بے چونِ حضرتِ ذات کہ منشاءِ حقیقتِ قرآنِ مجید است موردِ فیض ہیئتِ وحدانیٔ من۔

مُراقبۂ حقیقتِ صلوٰۃ: فیض می آید از کمالِ وسعتِ بے چونِ حضرتِ ذات کہ منشاءِ حقیقتِ ذات است موردِ فیض ہیئتِ وحدانیٔ من۔

مُراقبۂ معبودیتِ صرفہ: فیض می آید از ذاتیکہ منشاءِ معبودیتِ صرفہ است موردِ فیض ہیئتِ وحدانیٔ من است۔

مُراقبۂ حقیقتِ ابراہیمی: فیض می آید از ذاتیکہ منشاءِ حقیقتِ ابراہیمی است موردِ فیض ہیئتِ وحدانیٔ من است۔

مراقبۂ حقیقتِ موسوی: فیض می آید از ذاتیکہ منشاءِ حقیقتِ موسوی است موردِ فیض ہیئتِ وحدانیٔ من است

مراقبۂ حقیقتِ محمدی: فیض می آید از ذاتیکہ منشاءِ حقیقتِ محمدی است

موردِ فیض ہیئتِ وحدانیٔ من است۔

مراقبۂ حقیقتِ احمدی: فیض می آید از ذاتیکہ منشاءِ حقیقتِ احمدی است موردِ فیض ہیئتِ وحدانیٔ من است۔

مراقبۂ حُبِّ صرف: فیض می آید از ذاتیکہ منشاءِ حُبِّ صرف است موردِ فیض ہیئتِ وحدانیٔ من است۔

مراقبۂ دائرۂ لاتعیّن: فیض می آید از ذاتِ بحت کہ منشاءِ دائرۂ لاتعیّن است موردِ فیض ہیئتِ وحدانیٔ من است۔

سلاسلِ طریقت کا شجرہ اور ختم ہائے مبارکہ پڑھنے کی ترغیب اس کے فُیوض و برکات کی اسناد اور دیگر ہدایات

حضرت شاہ غلام علی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ رقم طراز ہیں:۔

''شجرۂ طیّبہ ہر روز خواندہ بعد ازاں بواسطہ آں اکابر عرضِ حاجات بہ جناب قاضی الحاجات ضروراست' بعنایتِ الٰہی ترقی ظاہر و باطن می شود''

(مکاتیبِ شریفہ' مکتوب نمبر ۳۵ بنام صاحبزادہ ابوسعید رحمۃ اللہ علیہ)

[ترجمہ: شجرۂ شریف ہر روز پڑھنے کے بعد اکابرِ سلسلہ کے واسطہ سے قاضی الحاجات کی بارگاہ میں عرضِ حاجات کو لازم قرار دیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے (اس کے باعث) ظاہری و باطنی ترقی رونما ہوتی ہے۔)

حضرت شاہ غلام علی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ رقم طراز ہیں:۔

''ہر دو شجرہ فرستادہ شد۔ یک وقت فاتحہ پیرانِ نقشبندیہ رحمۃ اللہ علیہم و یک وقت فاتحہ پیرانِ قادری علیہم الرحمہ خواندہ مقاصدِ خود بواسطۂ آنہا طلب نمودہ باشند اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تعالیٰ تائید ہا خواہند یافت''

(مکاتیبِ شریفہ مکتوب نمبر ۲۸: بنام غلام محمد خاں رحمۃ اللہ علیہ)

[ترجمہ:۔ ہر دو شجرے ارسال کئے گئے۔ ایک مرتبہ خواجگانِ نقشبندیہ رحمہم اللہ کی خدمت میں اور دوسری مرتبہ حضراتِ قادریہ رحمہم اللہ کی خدمت میں ایصال ثوابِ فاتحہ کریں پھر ان کے واسطہ سے اپنے مقاصد کے لئے (بارگاہِ رب العزت میں) دعا کریں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ تائیدِ الٰہی میسر ہوگی۔]

خواجہ محمد باقر بن شرف الدین لاہوری رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ رقم طراز ہیں:۔

''عبدِ ضعیف گوید عفی عنہ' از حضرت پیرِ دستگیر منقول است کہ دریں طریق ختم خواجہ ہاے بزرگواران قَدَّسَ اللّٰہُ اَسْرَارَھُم درباب حصولِ مرادات کارِ دعوتِ اسامی کندکہ درطریق دیگر است'

(کنزالہدایات صفحہ نمبر ۱۲)

[ترجمہ: یہ عبدِ ضعیف (ملا باقر لاہوری رحمۃ اللہ علیہ) خداے تعالیٰ اسے معاف فرمائے' عرض پرداز ہے' حضرت پیرِ دستگیر سے منقول ہے کہ سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ میں خواجگانِ طریقت قَدَّسَ اللّٰہُ اَسْرَارَھُمْ کا ختم حصولِ مقاصد کے باب میں اسی طرح مفید ہے جس طرح دیگر سلاسل میں اسماءِ الٰہی کی دعوت۔]

مولانا ابوسعد احمد خاں رحمۃ اللہ علیہ رقم طراز ہیں:۔

''ترتیب ختمِ خواجگان این است بہر نیتے ومقصدے کہ خوانند باید کہ

دست برداشتہ سورۂ فاتحہ یکبار بخواند و بعدازاں سورۂ فاتحہ بابسم اللہ ہفت بار' بعدازاں درود صد بار' بعدازاں الم نشرح بابسم اللہ ہفتا دونہ بار' بعدازاں سورۂ اخلاص بابسم اللہ ہزار و یکبار' بعدازاں سورۂ فاتحہ بابسم اللہ ہفت بار' بعدہٗ درود صد بار' بعدازاں فاتحہ خواندہ ثوابِ این ختم بارواحِ حضرات رحمۃ اللہ علیہم اجمعین' بزرگواراں کہ بایشاں منسوب است' باید گزرانید زیرا کہ در تعیّن اسامی ایں اکابر رحمۃ اللہ علیہم اختلاف است۔ بعدازاں از جناب خدا عَزَّ وجَلَّ حصولِ مطالب بتوسّلِ ایں بزرگواراں باید خواست وتا سر انجام مقصد مداوَمَت باید نمود۔ اِنَّہٗ مُیَسِّرٌ لِکُلِّ عَسِیْرٍ۔ یک کس تنہا بخواند یا زیادہ ہر قدر کہ باشد بر سبیلِ تقسیم' اما رعایتِ وَتر اَولیٰ است کہ اَللّٰہُ وَتْرٌ وَّیُحِبُّ الْوَتْرَ وَاللّٰہُ النَّاصِرُ وَالْمُعِیْنُ۔

(حاشیہ کنز الہدایات صفحہ نمبر ۱۲ منقول از مقاماتِ مظہری)

[ختمِ خواجگان کی ترتیب یہ ہے جس نیت اور جس مقصد کے لئے اسے پڑھیں' چاہئے کہ (ختم پڑھنے والا) ہاتھ اٹھا کر سورۂ فاتحہ ایک بار پڑھے پھر سورۂ فاتحہ مع بسم اللہ سات بار' درود شریف سو بار' سورۂ الم نشرح مع بسم اللہ اناسی (۷۹) بار' سورۂ اخلاص مع بسم اللہ ایک ہزار ایک بار' پھر سورۂ فاتحہ مع بسم اللہ سات بار اور درود شریف سو بار پڑھے۔ اس کے بعد فاتحہ پڑھ کر اس ختم کا ثواب ان بزرگوں کی ارواح کو ہدیہ پیش کرے جن سے یہ ختم

منسوب ہے۔ کیونکہ ان بزرگوں کے نام مختلف ہیں۔ پھر ان اکابر کے توسط سے بارگاہِ ربِ العزت میں حصولِ مقصد کے لئے دعا کرنی چاہئے اور مقصد براری تک اس انداز پر ہمیشگی اختیار کرنی چاہئے' وہی ذاتِ باری ہر مشکل کو آسان کرنے والی ہے۔ ایک شخص اکیلا پڑھ لے یا زیادہ ہوں تو بر سبیلِ تقسیم جس طرح ممکن ہو لیکن طاق عدد کی رعایت زیادہ مناسب ہے' کیونکہ خدائے تعالیٰ طاق ہے اور طاق عدد کو پسند کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہی نصرت واعانت عطا کرنے والا ہے۔]

ختم ہائے مبارکہ

ختمِ حضورِ سرورِ کائنات ﷺ صَلوٰۃً تُنجِیْنَا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تُنْجِیْنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَھْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِیْ لَنَا بِھَا جَمِیْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَھِّرُنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِھَآ اَعْلَی الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِھَآ اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیٰوۃِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

۳۱۳ مرتبہ۔

ختم جناب محبوبِ سبحانی حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ پانچ سو(۵۰۰) بار اول و آخر درود شریف سو(۱۰۰) بار۔

ختم خواجگان نقشبندیہ قُدِّسَ اَسْرَارُھُمْ

سورۂ فاتحہ ہفت (سات) بار، درود شریف صد (سو) بار، سورۂ الم نشرح ہفتا دونہ (اناسی) بار، سورۂ اخلاص ہزار بار، سورۂ فاتحہ ہفت (سات) بار، درود شریف صد (سو) بار، یَاقَاضِیَ الْحَاجَاتِ، یَاکَافِیَ الْمُھِمَّاتِ، یَادَافِعَ الْبَلِیَّاتِ، یَاشَافِیَ الْاَمْرَاضِ، یَارَفِیْعَ الدَّرَجَاتِ، یَامُجِیْبَ الدَّعْوَاتِ، یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ، ہر ایک صد (سو) بار بخواند ثواب آں را بارواحِ حضراتِ خواجگانِ نقشبندیہ (یعنی از خواجہ عبدالخالق غجدوانی تا حضرت شاہ نقشبند رحمہم اللہ تعالیٰ) بہ بخشد، بطفیلِ ایشاں حاجاتِ خود از قاضی الحاجات تعالیٰ بخواہد۔

ختم حضرت خواجہ شاہ نقشبند بخاری رحمۃ اللہ علیہ

درود شریف صد (سو) بار، یَاخَفِیَّ اللُّطْفِ اَدْرِکْنِیْ بِلُطْفِکَ الْخَفِیِّ پنجصد (پانچ سو) بار، درود شریف صد (سو) بار۔

ختم حضرت مجدّد رحمۃ اللہ علیہ

درود شریف صد (سو) بار، لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ پنجصد (پانچ سو) بار، درود شریف صد (سو) بار۔

ختم حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ

درود شریف صد (سو) بار' لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔ پنجصد (پانچ سو) بار' درود شریف صد (سو) بار۔

ختم حضرت شاہ غلام علی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

یَآ اَللّٰهُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ یَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ وَصَلَّے اللّٰهُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ پنجصد (پانچ سو) بار بخواند۔

ختم حضرت شاہ احمد سعید دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

درود شریف صد (سو) بار' یَا رَحِیْمَ کُلِّ صَرِیْخٍ وَّمَکْرُوْبٍ وَّغِیَاثَهٗ وَمَعَاذَهٗ یَارَحِیْمُ۔ پنجصد (پانچ سو) بار' درود شریف صد (سو) بار۔

ختم حضرت حاجی دوست محمد قندھاری رحمۃ اللہ علیہ

درود شریف صد (سو) بار' لَاتَذَرْنِیْ فَرْدًاوَّاَنْتَ خَیْرُالْوَارِثِیْنَ ○ پنجصد (پانچ سو) بار' درود شریف صد (سو) بار۔

ختم حضرت خواجہ محمد عثمان رحمۃ اللہ علیہ

درود شریف صد (سو) بار' سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ' سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ پنجصد (پانچ سو) بار' درود شریف صد (سو) بار۔

كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّ فَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ ﴿۲۴﴾

ایک پاکیزہ درخت کی طرح اُس کی جڑ مضبوط ہے اور اُس کی شاخ آسمان میں ہے

شجرہ شریف

سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ سعدیہ

خانقاہ سراجیہ مجددیہ کندیاں۔ ضلع میانوالی

طلوعِ آفتاب اور غروبِ آفتاب سے کچھ پہلے اَعُوْذُبِاللّٰہِ کے بعد ایک مرتبہ سورۂ فاتحہ مع بسم اللہ شریف اور تین مرتبہ سورۂ اخلاص مع بسم اللہ شریف پڑھ کر پیرانِ کرام سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کی ارواحِ طیّبہ کو ایصالِ ثواب کریں۔ اس کے بعد یہ شجرۂ مبارکہ صبح وشام ایک ایک مرتبہ پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

الٰہی بحُرمتِ شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

الٰہی بحُرمتِ خلیفۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

الٰہی بحُرمتِ صاحبِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحُرمتِ حضرت قاسم بن محمد بن ابی بکر رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحُرمتِ حضرت جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحُرمتِ حضرت سلطان العارفین بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحُرمتِ حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحُرمتِ حضرت خواجہ ابوعلی فارمدی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحُرمتِ حضرت خواجہ یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحُرمتِ حضرت خواجۂ جہاں عبدالخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحُرمتِ حضرت خواجہ عارف ریوگری رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحُرمتِ حضرت خواجہ محمود انجیر فغنوی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحُرمتِ حضرت خواجہ عزیزاں علی رامتینی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحُرمتِ حضرت خواجہ محمد بابا سمّاسی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحُرمتِ حضرت خواجہ سید میر کلال رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحُرمتِ خواجۂ خواجگاں پیرِ پیراں حضرت سید بہاءالدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحُرمتِ حضرت خواجہ علاءالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحُرمتِ حضرت مولٰنا یعقوب چرخی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحُرمتِ حضرت خواجہ عبیداللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحُرمتِ حضرت مولٰنا محمد زاہد رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحُرمتِ حضرت خواجہ درویش محمد رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحُرمتِ حضرت مولٰنا خواجہ امکنگی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحُرمتِ حضرت خواجہ محمد باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحُرمتِ حضرت امامِ ربّانی مجدّدِ الفِ ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحُرمتِ العُروۃُ الوُثقٰی حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحُرمتِ حضرت سلطان الاولیاء شیخ سیف الدین رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحُرمتِ حضرت سید نور محمد بدایونی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحُرمتِ حضرت شمس الدین حبیب اللہ مرزا مظہر جانِ جاناں شہید رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحُرمتِ مجدد مأتہ الثالث عشر نائب جنابِ خیر البشر خلیفۂ خدا مروّجِ
شریعتِ مصطفٰی حضرت مولٰنا وسیدنا عبداللہ المعروف بہ غلام علی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحُرمتِ حضرت شاہ ابوسعید دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحُرمتِ حضرت شاہ احمد سعید رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحُرمتِ حضرت حاجی دوست محمد قندھاری رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحُرمتِ حضرت خواجہ محمد عثمان رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحُرمتِ قیوم زماں حضرت خواجہ حاجی محمد سراج الدین رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحُرمتِ قیوم زماں حضرت مولٰنا وسیدنا ابوسعد احمد خاں رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحُرمتِ سیدنا ومرشدنا مخدوم العالَم حضرت مولٰنا محمد عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحُرمتِ سیدی ومرشدی ومولائی حضرت مولانا خان محمد رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحُرمتِ حضرت حاجی محمد عبدالرشید مدظلہٗ
الٰہی بحُرمتِ حضرت سیدی مرشدی خواجہ خلیل احمد مدظلہٗ
بر فقیر حقیر خاکپائے بزرگان' لاشئے مسکین .... عفی عنہ
اے اللہ اپنے ان نیک بندوں کے فُیوض وبرَکات سے ہمیں مستفید فرما! اور
ان کے وسیلے سے ہمارے حال پر رحم فرما! آمین۔آمین!

رَبَّنَا تَوَفَّنَا مُسْلِمِیْنَ وَاَلْحِقْنَا بِالصّٰلِحِیْنَ۔

شجرۂ منظومہ

سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ علیٰ صاحبہا التحیۃ والتسلیم

محمد مصطفیٰ، صِدّیقِ اکبر، حضرتِ سَلماں — امامِ قاسم و جعفر سے پھر جاری ہوا فیضاں

جنابِ بایزید و پیرِ خرقاں، بوعلی، یوسف — ہے عبدالخالق و عارف کا سارے فقر پر احساں

جو محمود و عزیزاں اور سَماسی کُلال آئے — امامِ نقشبنداں سے ہوئے عطّار عالی شاں

جہاں چرخی، عبیداللہ، زاہد سے ہوا روشن — بنے درویش، امکنگی سے باقی صاحبِ عرفاں

مجددّ الفِ ثانی، حضرتِ معصوم، سیف الدین — ہوئے نورِ محمد کے مبارک جانشیں جاناں

جو عبداللہ، حضرت بُوسعید، احمد سعید آئے — بنے پھر خواجہ قندھاری کے وارث حضرتِ عثماں

سراج و حضرتِ بُوسعد، عبداللہ سے چمکا — سراجیّہ کا ہر ذرّہ مثالِ نیّرِ تاباں

متاعِ جاں نثار اپنی ہے خواجہ خاں محمد پر — امامُ المتقیں، شیخُ المشائخ، ہادیٔ دوراں

ہوئے ہیں جانشیں حضرت کے اب خواجہ خلیل احمد — بنا دے ان کو اے اللہ! ہدایت کا مہِ تاباں

خدایا! اولیاءِ نقشبند کے فیض سے ہم کو — عطا کر معرفت اپنی، بنا دے بندۂ رحماں

شَفاعت سے ہم آقا کی، صحابہ کی معیّت میں — تجھے دیکھیں، سنیں جنت میں خود تجھ سے ترا قرآں

الٰہی واسطہ ہے تجھ کو تیرے نیک بندوں کا
کہ ہر عالَم میں ہر دم تیری رحمت کی رہے باراں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَأَمَّا الَّذِينَ سُعِدُوا فَفِي الْجَنَّةِ خَالِدِينَ فِيهَا

اور جو لوگ نیک بخت ہیں وہ جنت میں ہوں گے اس میں ہمیشہ رہیں گے

وظیفۂ سعدیہ

شاہِ نقشبند شیخ المشائخ

حضرت مولانا خواجہ خان محمد نور اللہ مرقدہٗ

ناشر

خانقاہِ سراجیہ

کندیاں ضلع میانوالی